خطباتِ انبیاءؑ

www.KitaboSunnat.com

سیّد اسعد گیلانی

ادارہ ترجمان القرآن (پرائیویٹ) لمیٹڈ
اردو بازار ○ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

19290
DATA ENTERED

خطباتِ انبیاءؑ

MEN
3281

مرتبہ

سید اسعد گیلانی

www.KitaboSunnat.com

ادارہ ترجمان القرآن (پرائیویٹ) لمیٹڈ
رحمان مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترتیب وتدوین زیرِ اہتمام : اسلامی اکادمی، منصورہ — ملتان روڈ، لاہور

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : ------ خطبات انبیاء
مرتب : ------ سید اسعد گیلانی
ناشر : ------ ادارہ ترجمان القرآن (پرائیویٹ) لمیٹڈ
اردو بازار، لاہور
مطبع : ------ محمد سرور قادری پرنٹرز لاہور

اشاعت :

طبع اول :	۱۹۷۷ء	۰۰۰
طبع دوم :	۱۹۹۵ء	۱۰۰۰

قیمت / روپے

انبیاءکرامؑ زمین پر اللہ کے نمائندے اور اس کی حجت ہوتے ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

19290

سرچشمۂ ہدایت

اقوامِ عالم کے نام

راہِ ہدایت کی طرف ایک پکار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

19290

ابتدائی کلمات

تقاریر از: حضرت آدمؑ	۱۳
حضرت ہابیلؑ	۱۴
حضرت نوحؑ	۱۵
حضرت ہودؑ	۱۹
حضرت صالحؑ	۲۳
حضرت ابراہیمؑ	۲۶
حضرت لوطؑ	۳۱
حضرت شعیبؑ	۳۳
حضرت یعقوبؑ	۳۶
حضرت یوسفؑ	۳۷
حضرت لقمانؒ	۳۸
حضرت موسیٰؑ	۳۹
مومن آل فرعون	۴۴
حضرت یوشع بن نون	۴۷
حضرت الیاسؑ	۴۸
حضرت عزیرؑ	۴۹
حضرت ایوبؑ	۵۰
حضرت داؤدؑ	۵۱
حضرت واعظ بن داؤدؑ	۵۲
حضرت سلیمانؑ	۵۳
حضرت یسعیاہؑ	۵۴
حضرت یرمیاہؑ	۵۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ہوسیعؑ	۵۸
حضرت حزقیلؑ	۵۹
حضرت دانیالؑ	۶۰
حضرت سیموئیل	۶۱
حضرت مسیح علیہ السلام	۶۲
حضرات اصحاب کہفؓ	۷۰
مسلمان جنات کا وعظ	۷۱
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	۷۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Institute of Islamic Studies - LIBRARY - Punjab University. Lib.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائی کلمات

زمین پر انسان کی آبادکاری کے ساتھ ہی اس کے خالق و مالک اور آقا نے اس کی راہ نمائی اور ہدایت کا سامان مہیا کیا۔ اور اسے اپنی مرضی سے آگاہ کرنے کے لیے رسولوں کا سلسلہ جاری کیا۔ تمام رسول مختلف قوموں اور زمین کے خطوں میں بندگیٔ رب کی ایک ہی دعوت دے کر آتے رہے اور ان کی دعوت انکا کردار اور طریق کار تقریباً ہر دور اور ہر انسانی معاشرے میں یکساں ہی رہا۔ جس کی پوری تصویر قرآن پاک کی مختلف آیات میں بکھری پڑی ہے اس کتابچہ میں کوشش کی گئی ہے کہ قرآن پاک میں بیان کردہ انبیاء کی دعوتی تقاریر کو مربوط اور یکجا کر دیا جائے۔ تاکہ تاثر کی یکسانی سے دعوت فکر اور دعوتِ حق کی حقانیت کا اظہار ہو۔ یہ بھی انبیاء کی دعوت کے حق ہونے پر ایک داخلی گواہی ہے کہ وہ مختلف اقوام اور مختلف ادوار میں ہمیشہ ایک ہی بات کی طرف دعوت دیتے رہے ہیں۔ یعنی بندگی معلوم ہوتا ہے کہ جیسے وہ سب ایک ہی قبیلے اور ایک ہی دعوتی خاندان کے لوگ ہیں۔

اس کتابچے کے ذریعے ان کی مستند تقاریر کو دعوتی مراحل اور زمانی ترتیب کا لحاظ کرتے ہوئے مربوط کیا گیا ہے۔ تاکہ وحدتِ تاثر قائم رہے یہ تقاریر صرف قرآن سے ہی اخذ کی گئی ہیں چوں کہ وہ مستند ماخوذ ہے۔ بائبل اور توریت سے صرف اس حد تک استفادہ کیا گیا ہے۔ جو انبیاء کی دعوت اور ان کے رتبے سے مطابقت رکھتا ہے اور ناگزیر ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان تقاریر کو پڑھنے سے قاری محسوس کرتا ہے کہ بیشتر قوموں نے انبیاء کی دعوت کو جھٹلایا اور ان کا دردناک انجام ہُوا۔ اس تاثر کے نتیجے میں خدا کے عذاب اور تنبیہ اور دعوت حق کو جھٹلانے اور پھر وہ انکے عذاب میں پکڑے جانے کے بارے میں بہت سے سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ مفکر اسلام مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے اپنے مضامین میں قوموں پر خدا کے عذاب کے قانون کے بارے میں چند مقامات پر بہت عمدہ روشنی ڈالی ہے۔ ایک جگہ وہ لکھتے ہیں:۔

”قرآن اپنے مخاطبوں کو یہ سمجھانا چاہتا ہے۔ کہ انسان کی گمراہی ہر زمانے میں بنیادی طور پر ایک ہی طرح کی رہی ہے اور خدا کے بھیجے ہوئے انبیاء کی دعوت بھی ہر عہد اور ہر سرزمین پر یکساں ہی رہی ہے۔ اور ٹھیک اسی طرح لوگوں کا انجام بھی ایک ہی جیسا ہوا ہے اور رہو گا جنھوں نے انبیاء کی دعوت سے منہ موڑا۔ اور اپنی گمراہی پر اصرار کیا۔“

جو لوگ قرآن کے اندازِ بیان سے اچھی طرح واقف نہیں ہوتے۔ وہ بسا اوقات اس شبہہ میں پڑ جاتے ہیں کہ شاید یہ سارا معاملہ بس ایک دو صحبتوں میں ہی ختم ہو گیا ہو گا۔ نبی اٹھا اور اس نے اپنا دعویٰ پیش کیا۔ لوگوں نے اعتراضات کیے اور نبی نے ان کا جواب دیا۔ لوگوں نے جُھٹلایا اور اللہ نے عذاب بھیج دیا۔ حالانکہ فی الحقیقت جن واقعات کو قرآن میں سمیٹ کر چند سطروں میں پیش کر دیا گیا ہے۔ وہ ایک نہایت طویل مدت میں پیش آئے تھے۔ قرآن کا یہ ایک مخصوص طرزِ بیان ہے۔ کہ وہ قصے گوئی محض کے لیے نہیں کرتا بلکہ سبق آموزی کے لیے کرتا ہے۔ اس لیے ہر جگہ تاریخی واقعات کے بیان میں وہ قصے کے صرف اُن اہم اجزاء کو پیش کرتا ہے۔ جو اس کے مقصد و مدعا سے کوئی تعلق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھتے ہیں۔

ایک اور شک بھی لوگوں کے دلوں میں کھٹکتا ہے۔ جسے رفع کردینا ضروری ہے۔ جب ایک شخص قرآن میں بار بار ایسے واقعات پڑھتا ہے کہ فلاں قوم نے نبی کو جھٹلایا اور نبی نے اسے عذاب کی خبر کردی اور اچانک اس پر عذاب آیا اور قوم تباہ ہوگئی تو اس کے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس قسم کے واقعات اب کیوں نہیں پیش آتے؟ اگرچہ قومیں گرتی بھی ہیں اور ابھرتی بھی ہیں۔ لیکن اب اس عروج وزوال کی نوعیت دوسری ہوتی ہے۔ یہ تو نہیں ہوتا کہ ایک نوٹس کے بعد زلزلہ آیا یا طوفان آیا صاعقہ آیا اور قوم کی قوم کو تباہ کر کے رکھ دیا گیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ فی الحقیقت اخلاقی وقانونی اعتبار سے اس قوم کا معاملہ جو کسی نبی کی براہِ راست مخاطب ہو دوسری تمام قوموں کے معاملہ سے مختلف ہوتا ہے

جس قوم میں نبی پیدا ہوُا ہو اور وہ بلاواسطہ اس کو خود اسی کی زبان میں خدا کا پیغام پہنچائے۔ اور اپنی شخصیت کے اندر اپنی صداقت کا زندہ نمونہ اس کے سامنے پیش کردے اس پر خدا کی حجت پوری ہوجاتی ہے۔ اس کے لیے معذرت کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ اور خدا کے فرستادہ کو دوبارہ جھٹلادینے کے بعد وہ اس کی مستحق ہوجاتی ہے کہ اس کا فیصلہ برسر موقع چکا دیا جائے۔ پس اگر اب اس طرح کے واقعات پیش نہیں آتے جیسے انبیار علیہ السلام کے زمانے میں پیش آتے تھے تو اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں۔ اس لیے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ البتہ تعجب کے قابل کوئی بات ہوسکتی تھی تو یہ کہ اب بھی کسی قوم پر اُسی شان کا عذاب آتا جیسا انبیار کو دوبدو جھٹلانے والی قوموں پر آتا تھا۔

مگر اس کے معنی یہ بھی نہیں ہیں کہ اب ان قوموں پر عذاب آنے بند

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے ہیں جو خدا سے برگشتہ اور فکری و اخلاقی گمراہیوں میں سرگشتہ ہیں حقیقت یہ ہے کہ اب بھی ایسی قوموں پر عذاب آتے رہتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے تنبیہی عذاب بھی اور بڑے بڑے فیصلہ کن عذاب بھی۔ لیکن کوئی نہیں جو انبیاء علیہ السلام اور کتب آسمانی کی طرح ان عذابوں کے اخلاقی معنیٰ کی طرف انسان کو توجہ دلائے۔ بلکہ اس کے برعکس ظاہر بین سائنس دانوں اور حقیقت سے ناواقف مؤرخین و فلاسفہ کا ایک کثیر گروہ نوعِ انسانی پر مسلط ہے۔ جو اس قسم کے تمام واقعات کی توجیہ طبیعاتی قوانین یا تاریخی اسباب سے کر کے اسے بھلاوے میں ڈالتا رہتا ہے۔ اور اسے کبھی یہ سمجھنے کا موقع نہیں دیتا کہ اوپر کوئی خدا بھی موجود ہے۔ جو غلط کار قوموں کو پہلے مختلف طریقوں سے ان کی غلط کاری پر متنبہ کرتا ہے۔ اور جب وہ اس کی بھیجی ہوئی تنبیہات سے آنکھیں بند کر کے اپنی غلط روی پر اصرار کیے چلی جاتی ہیں تو آخرکار انہیں تباہی کے گڑھے میں پھینک دیتا ہے ــــ" [1]

اسی طرح قوموں کا اپنے انبیاء کو جھٹلانے کا کام بھی کوئی نئی بات نہیں ہے۔ البتہ قوموں کو راہِ راست پر آنے کی مہلت ضرور دی جاتی رہی ہے۔ اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے سید مودودی لکھتے ہیں:۔

"ــــ کسی قوم کا اپنے پیغمبر کی تکذیب کرنا انسانی تاریخ میں کوئی نیا واقعہ نہیں ہے۔ پہلے بھی بارہا ایسا ہوتا رہا ہے۔ البتہ اس تکذیب کا جو انجام ہوا وہ انسانوں کی آنکھوں کے سامنے تباہ شدہ قوموں کے آثار قدیمہ کی صورت میں موجود ہے۔ سبق لینا چاہو تو اس سے لے سکتے ہو۔ رہی یہ بات کہ

---

[1] تفہیم القرآن جلد دوم حاشیہ ۵۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکذیب کرتے ہی وہ عذاب کیوں نہ آگیا۔ تو آخر یہ کب کہا گیا تھا کہ ہر تکذیب فوراً ہی عذاب لے آتی ہے۔ اور کسی نبی نے یہ کب کہا تھا کہ عذاب لانا اس کا اپنا کام ہے۔ اس کا فیصلہ تو خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ جلد باز نہیں ہے۔ پہلے بھی وہ عذاب لانے سے پہلے قوموں کو مہلت دیتا رہا ہے۔ اور اب بھی دے رہا ہے۔ مہلت کا یہ زمانہ اگر مدتوں تک دراز ہو تو یہ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ وہ سب وعیدیں خالی خولی دھمکیاں ہی تھیں جو پیغمبر کے جھٹلانے والوں پر عذاب آنے کے متعلق دی گئی تھیں"۔

پھر یہ بات بھی کوئی نئی نہیں ہے کہ پیغمبر کی آرزوؤں اور تمناؤں کے برآنے میں رکاوٹیں واقع ہوں یا ان کی دعوت کے خلاف جھوٹے الزامات اور طرح طرح کے شبہات و اعتراضات کا ایک طوفان اٹھ کھڑا ہو۔ یہ سب کچھ بھی پچھلے تمام پیغمبروں کی دعوتوں کے مقابلے میں ہو چکا ہے۔ مگر آخر کار اللہ تعالیٰ ان شیطانی فتنوں کا استیصال کر دیتا ہے۔ رکاوٹوں کے باوجود دعوتِ حق فروغ پاتی ہے۔ اور محکم آیات کے ذریعے شبہات کے رخنے بھر دیئے جاتے ہیں۔ شیطان اور اس کے چیلے ان تدبیروں سے اللہ کی آیات کو نیچا دکھانا چاہتے ہیں۔ مگر اللہ انہی کو انسانوں کے کھوٹے اور کھرے کی تمیز کا ذریعہ بنا دیتا ہے۔ اس ذریعہ سے کھرے آدمی دعوتِ حق کی طرف کھچ آتے ہیں۔ اور کھوٹے لوگ چھٹ کر الگ ہو جاتے ہیں"۔[۲]

۲ے تفہیم القرآن صفحہ ۲۳۹ حاشیہ ۱۰۱

19290

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوتِ حق کی پکار اور قوموں کی طرف سے اس کی تکذیب اور عذاب وگرفت کے بارے میں یہ تشریحات اپنی جگہ کافی ہیں۔ لیکن یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے سلسلے تک ہی قوموں اور ان کی ہدایت سے تعلق اور جھٹلانے والوں کی گرفت اور تنبیہ کا سامان رکھا۔ حقیقت یہ ہے کہ حضور اکرمؐ کی بعثت کے بعد اب قیامت تک کے لیے ایک ہی نبوت کا سلسلہ جاری ہے۔ جو کامل، مکمل، مسلسل زندہ وتابندہ اور لازوال ہے جو تعلیم کے لحاظ سے مکمل، معلم کے لحاظ سے کامل اور حفاظت کے لحاظ سے متواتر اور زندہ ہے۔ اس لیے اب دنیا کی تمام قوموں کی طرف ہر دور میں اور ہر ملک میں ایک ہی نبی خاتم الزمان مبعوث ہیں۔ اور ان کی دعوت قبول کرنے میں ہی فلاح ہے۔ اور اس سے انحراف میں ہی خسران ہے اور وہ نبی محمدؐ ہیں محمد صلی [redacted] وسلم

میں نے اسی لیے دعوت کی ان بنیادی قرآنی آیتوں کو یکجا کر کے مرتب کر دیا ہے۔ تاکہ انبیاء کی برادری کی یکساں دعوت بیک وقت لوگوں کے سامنے آجائے۔ انبیاء کی ان تقریروں کی روشنی میں اسلام کی تعلیمات اب قیامت تک کے لیے انسانوں کی راہ نما ہیں۔ البتہ راہ ہدایت کو پالینا توفیق ایزدی پر ہی منحصر ہے۔

اسعد گیلانی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناجاتِ آدمؑ

رَبَّنَا ،
ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ،
وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا ،
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ٥

اے ربّ[1] !
ہم نے اپنے اوپر ستم کیا ۔
اب اگر تو نے ہم سے درگزر نہ فرمایا اور رحم نہ فرمایا ۔
تو یقیناً ۔ ہم تباہ ہو جائیں گے[2] "

---

[1] اللہ تعالیٰ کے مقامِ رضا ۔ جنت میں جب حضرت آدمؑ اور ان کی اہلیہ نے ممنوعہ پھل کھا لیا اور ان پر اپنی غلطی منکشف ہوگئی ، تو انھوں نے اپنی تقصیر کی معافی کے لیے یہ مناجات کی ۔ [2] الاعراف ۔ ۲۳ ؛

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ہابیل (ابن آدم ؑ) بنام قابیل

"اللہ تو متقیوں ہی کی نذریں قبول کرتا ہے۔ اگر تو مجھے قتل کرنے کیلئے ہاتھ اٹھائے گا تو میں تجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ نہ اٹھاؤں گا۔ میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا اور اپنا گناہ تو ہی سمیٹ لے۔ اور دوزخی بن کر رہے۔ ظالموں کے ظلم کا یہی ٹھیک بدلہ ہے" ۱ - ۲ -

---

۱ حضرت آدم کے صالح بیٹے ہابیل کی نذر قبول ہوگئی لیکن دوسرے ظالم بیٹے قابیل کی نذر قبول نہ ہوئی۔ قابیل غصہ میں آکر ہابیل کے قتل پر آمادہ ہوگیا تو اس کے ارادۂ قتل پر حضرت آدم کے صالح بیٹے ہابیل نے یہ بات کہی قرآن نے یہ واقعہ بیان کر کے ایک صالح آدمی کے طرزِ عمل کو نمایاں کیا ہے۔

۲ حوالہ المائدہ - ۲۷ - ۲۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت نوحؑ کا خطاب

——— "کیا تم ڈرتے نہیں ہو۔ میں تمہارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں۔ لہٰذا تم خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ میں اس کام پہ تم سے کسی اجر کا طالب نہیں ہوں۔ میرا اجر تو رب العالمین کے ذمہ ہے پس تم اللہ سے ڈرو۔ اور بے کھٹکے میری اطاعت کرو۔ اکابرین قوم نے جواب دیا کیا ہم تجھے مان لیں۔ حالانکہ تیری پیروی ذلیل ترین لوگوں نے اختیار کی ہے۔ اس پہ نوح نے کہا) میں کیا جانوں کہ ان کے عمل کیسے ہیں۔ ان کا حساب تو میرے رب کے ذمے ہے۔ کاش تم کچھ شعور سے کام لو۔ میرا یہ کام نہیں ہے کہ جو ایمان لائے ان کو میں دھتکار دوں۔ میں تو بس ایک صاف صاف متنبہ کر دینے والا آدمی ہوں۔

اے برادران قوم! اللہ کی بندگی کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں ہے۔ میں تمہارے حق میں ایک ہول ناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں"۔

"اے برادران قوم! میں کسی گمراہی میں نہیں پڑا ہوں۔ بلکہ میں رب العالمین کا رسول ہوں۔ تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں۔ تمہارا خیر خواہ ہوں۔ اور مجھے اللہ کی طرف سے وہ کچھ معلوم ہے جو تمہیں معلوم نہیں

---

[1] حضرت نوح ۹۵۰ سال تک اپنی قوم کو دعوت اسلام دیتے رہے۔ لیکن قوم مختلف بہانوں سے ٹالتی رہی۔ بالآخر خدا کے عذاب کا شکار ہو کر طوفان میں غرق ہو گئی۔

[2] الشعراء۔ آیت ۱۰۶ تا ۱۱۷۔

[3] سورہ الاعراف آیت ۵۸ تا ۶۴۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہوا کہ تمہارے پاس خود تمہاری اپنی قوم کے ایک آدمی کے ذریعے سے تمہارے رب کی یاد دہانی آئی تاکہ تمہیں خبردار کرے اور تم غلط روی سے بچ جاؤ اور تم پر رحم کیا جائے۔[۱]

اے برادران قوم! ذرا سوچو تو سہی کہ اگر میں اپنے رب سے ایک کھلی شہادت پر قائم تھا۔ اور پھر اس نے مجھے اپنی خاص رحمت سے نواز دیا مگر وہ تم کو نظر نہ آئی تو آخر ہمارے پاس کیا ذریعہ ہے کہ تم ماننا نہ چاہو اور ہم زبردستی اس کو تمہارے سر پر چپک دیں؟ اور اے برادرانِ قوم! میں اس کام پر تم سے کوئی مال نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو اللہ کے ذمہ ہے۔ اور میں ان لوگوں کو دھکے دینے سے بھی رہا جنہوں نے میری بات مانی ہے۔ وہ تو آپ ہی اپنے رب کے حضور جانے والے ہیں۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ جہالت برت رہے ہو۔ اور اے میری قوم! اگر میں ان لوگوں کو دھتکار دوں تو خدا کی پکڑ سے مجھے کون بچائے گا؟ تم لوگوں کی سمجھ میں کیا اتنی سی بات بھی نہیں آتی؟ اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں۔ اور نہ یہ میرا دعویٰ ہے کہ میں فرشتہ ہوں۔ اور یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ جن لوگوں کو تمہاری آنکھیں حقارت سے دیکھتی ہیں انہیں اللہ نے کوئی بھلائی نہیں دی ہے۔ ان کے نفس کا حال تو خود اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ اگر میں ایسا کہوں تو ظالم ہوں گا۔"[۲]

اے میری قوم کے لوگو! میں تمہارے لئے ایک صاف صاف خبردار کر دینے والا پیغمبر ہوں۔ تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ اللہ کی بندگی کرو۔ اور

---

۱ آغاز دعوت کے بعد اب بات کافی آگے بڑھ گئی ہے۔

۲ سورہ ہود ۱۱ آیت ۲۵ تا ۳۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اللہ تمہارے گناہوں سے درگزر فرمائے گا۔ اور تمہیں ایک وقت مقررہ تک باقی رکھے گا حقیقت یہ ہے کہ اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت جب آجاتا ہے۔ تو پھر ٹالا نہیں جاسکتا کاش تمہیں اس کا علم ہو۔

اے میری قوم کے لوگو! اپنے رب سے معافی مانگو۔ بے شک وہ معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا تمہیں مال داولاد سے نوازے گا۔ تمہارے لیے باغ پیدا کرے گا۔ اور تمہارے لیے نہریں جاری کرے گا۔ آخر تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم نہیں سمجھتے اس نے طرح طرح سے تمہیں بنایا ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ نے کس طرح سات آسمان تہ بر تہ بنائے۔ اور ان میں چاند کو نور اور سورج کو چراغ بنایا۔ اور اللہ نے تم کو زمین سے عجیب طریقے سے اٹھایا۔ پھر وہ تمہیں اسی زمین میں واپس لے جائے گا۔ اور پھر ایک روز اسی زمین سے یکایک تم کو نکال کھڑا کرے گا۔ اور اللہ نے زمین کو تمہارے لیے فرش کی طرح بچھا دیا ہے۔ تاکہ تم اس کے کھلے راستوں میں چلو۔[1]

اے برادران قوم![2] اگر میرا تمہارے درمیان رہنا اور اللہ کی آیات سنا سنا کر تمہیں غفلت سے بیدار کرنا تمہارے لیے ناقابل برداشت ہوگیا ہے۔ تو میرا بھروسہ تو صرف اللہ پر ہے۔ تم اپنے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کو ساتھ لے کر ایک متفقہ فیصلہ کرلو۔ اور جو منصوبہ تمہارے پیش نظر ہو اس کو خوب سوچ سمجھ لو۔ تاکہ اس کا کوئی پہلو تمہاری نگاہ سے پوشیدہ نہ رہے۔ پھر میرے خلاف اسے عمل میں لے آؤ۔ اور مجھے ہرگز

---

[1] سورہ نوح ـــ آیت ۱ تا ۲۰۔

[2] آخری ایام تبلیغ کی تنبیہ آمیز تقریر جب مہلت بہت کم رہ گئی تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہلت نہ دو۔ تم نے میری نصیحت سے منہ موڑا تو میرا کیا نقصان کیا ہے میں تم سے کسی اجر کا طلب گار نہ تھا۔ میرا اجر تو اللہ کے ذمہ ہے۔ اور مجھے تو حکم کیا گیا ہے کہ (خواہ کوئی مانے یا نہ مانے) میں خود مسلم بن کر رہوں[1]۔

"اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی بندگی کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔ کیا تم ڈرتے نہیں ہو (پھر مایوس ہو کر اس نے کہا) اے پروردگار ان لوگوں نے میری تکذیب کی ہے۔ اور اب تو ہی ان کے مقابلے میں میری نصرت فرما[2]۔"

---

[1] سورۂ یونس آیت ۷۲ - ۷۵ -

[2] المومنون آیت ۲۳ - ۲۶ - بس اس کے بعد مہلت ختم ہو گئی۔ اور پانی کا ء امنڈ آیا۔ جو سارے اشرار کو بہا کر لے گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ہودؑ کا خطاب

——— اے میری قوم کے لوگو! کیا تم ڈرتے نہیں ہو۔ میں تمہارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں۔ پس تم اللہ سے ڈرو۔ اور میری اطاعت کرو۔ میں اس دعوت کے کام پر تم سے کسی اجر کا طالب نہیں ہوں۔ میرا اجر تو رب العالمین کے ذمے ہے۔ آخر یہ تمہارا کیا حال ہے کہ ہر اونچے مقام پر لاحاصل ایک یادگار عمارت بنا کھڑی کرتے ہو۔ اور بڑے بڑے محلات تعمیر کرتے ہو۔ گویا تمہیں یہاں ہمیشہ رہنا ہے۔ اور جب کسی کمزور پہ ہاتھ ڈالتے ہو تو جبار بن کر ڈالتے ہو۔ اے لوگو تم لوگ اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ ڈرو اس سے جس نے تمہیں اتنا کچھ دیا ہے۔ اس سے جس نے تمہیں جانور دیئے، اولادیں دیں باغ دیئے اور چشمے دیئے۔ اے لوگو! مجھے تمہارے بارے میں ایک بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے[1]۔

——— اے برادرانِ قوم! اللہ کی بندگی کرو۔ اس کے علاوہ تمہارا کوئی خدا نہیں ہے۔ پھر کیا تم غلط روی سے باز نہیں آؤ گے

---

[1] حضرت ہودؑ حضرت نوحؑ کے بعد باقی ماندہ انسانی آبادیوں کی طرف ایک اولوالعزم نبی تھے۔ جو اللہ کی بندگی کی دعوت لے کر آئے تھے۔ قوم ہود دنیوی جاہ و جلال میں غرق اور بلند و بالا عمارتیں اور یادگاریں بنانے کی شوقین اور خدا کی طرف سے غافل تھی۔ کمزوروں اور زیر دستوں پر ظلم و ستم ان کی عادت تھی۔ نبی کی نصیحت پر وہ راہ راست پر نہ آئی اور شدید زلزلے کا شکار ہو کر نیست و نابود ہو گئی۔ [2] الشعراء۔ ۱۲۳ تا ۱۴۵۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے برادران قوم! سن لو کہ میں بے عقلی میں مبتلا نہیں ہوں۔ بلکہ میں رب العالمین کا رسول ہوں۔ تم کو اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں۔ اور تمہارا ایسا خیر خواہ ہوں جس پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہوا۔ کہ تمہارے پاس خود تمہاری اپنی قوم کے ایک آدمی کے ذریعے سے تمہارے رب کی یاددہانی آئی ہے۔ تاکہ تمہیں خبردار کرے بھول نہ جاؤ کہ تمہارے رب نے نوحؑ کی قوم کے بعد تم کو اس کا جانشین بنایا ہے اور تمہیں خوب تنومند کیا۔ پس اللہ کی قدرت کے کرشموں کو یاد رکھو۔ امید ہے کہ تم فلاح پاؤ گے" (اور اگر تم باز نہ آئے) تو تمہارے رب کی پھٹکار پڑے گی۔ اور اس کا غضب تم پر ٹوٹ پڑے گا۔ کیا تم مجھ سے ان ناموں پر جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں۔ اور جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے کوئی سند نازل نہیں کی ہے۔ اچھا تو تم بھی انتظار کرو۔ اور میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔[۱]

• ——— اے لوگو! میں خدا کو اور تم سب کو گواہ بنا کر سب سے پہلے یہ اعلان کرتا ہوں کہ میں اس اعتقاد سے قطعاً بری ہوں کہ ان بتوں میں یہ قدرت ہے کہ مجھ کو یا کسی کو کسی قسم کی بھی کوئی برائی پہنچا سکتے ہیں۔ اس کے بعد تم کو اور تمہارے ان معبودان باطل کو تحدی (چیلنج) کرتا ہوں کہ اگر ان میں ایسی قدرت ہے تو وہ مجھ کو نقصان پہنچانے میں جلدی سے اقدام کریں۔ میں اپنے خدا کے فضل و کرم سے صاحب عقل و خرد ہوں۔ فراست و بصیرت کا مالک ہوں اور حکمت و دانائی کا حامل ہوں۔ میں تو صرف اپنے اس خدا ہی پر بھروسہ کرتا اور اسی پر وثوق رکھتا ہوں جس کے قبضہ و قدرت میں کائنات کے تمام جانداروں کی پیشانیاں ہیں۔ اور جو

---

[۱] سورۂ اعراف۔ ۵۱-۵۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیات و ممات کا حقیقی مالک ہے۔ وہ ضرور میری مدد کرے گا۔ اور ہر نقصان پہنچانے والے کے نقصان سے بھی مجھے محفوظ رکھے گا۔

• ——"اے قوم! اب بھی سمجھ اور عقل و ہوش سے کام لو۔ قوم نوحؑ کے حالات سے عبرت حاصل کرو اور خدا کے سامنے سر نیاز جھکا دو۔ ورنہ قضا و قدر کا ہاتھ ظاہر ہو چکا ہے۔ اور بہت قریب ہے وہ زمانہ کہ تمہارا یہ سارا غرور اور گھمنڈ خاک میں مل جائے گا۔ اور پھر اس وقت ندامت سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

• ——"اے برادران قوم! اللہ کی بندگی کرو۔ کوئی خدا تمہارا اس کے سوا نہیں ہے۔ تم نے تو محض جھوٹ گھڑ رکھے ہیں۔ اے برادران قوم! اس کام پر میں تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا۔ میرا اجر تو صرف

اسی کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔ کیا تم عقل سے ذرا کام نہیں لیتے۔

"اے میری قوم کے لوگو! اپنے رب سے معافی چاہو۔ اور اس کی طرف پلٹو۔ وہ تم پر آسمان کے دروازے کھول دے گا۔ اور تمہاری موجودہ قوت میں اضافہ کرے گا۔ اے کاش! مجرموں کی طرح منہ نہ پھیرو۔"

• ——"میں اللہ کی شہادت پیش کرتا ہوں۔ اور تم بھی گواہ رہو کہ یہ جو اللہ کے سوا دوسروں کو تم نے خدائی میں شریک ٹھہرا رکھا ہے میں ان سے بیزار ہوں۔ تم سب کے سب مل کر میرے خلاف اپنی کرنی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھو۔ اور مجھے ذرا مہلت نہ دو۔ میرا بھروسہ اللہ پر ہے جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی۔ کوئی جاندار ایسا نہیں جس کی چوٹی اس کے ہاتھ میں نہ ہو۔ بے شک میرا رب سیدھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راہ پر ہے[1]۔

اگر تم منہ پھیرتے ہو تو پھیر لو۔ جو پیغام دے کر میں بھیجا گیا تھا وہ میں پہنچا چکا ہوں۔ اب میرا رب تمہاری جگہ دوسری قوم کو اٹھائے گا۔ اور تم اس کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے۔ یقیناً میرا رب ہر چیز پر نگران ہے[2]

• .... حضرت ہودؑ نے فریاد کی "پروردگار! ان لوگوں نے میری تکذیب کی ہے۔ اس پر اب تو ہی میری نصرت فرما .... ارشاد ہوا " قریب ہے وہ وقت جب یہ اپنے کیے پر پچھتائیں گے۔ پھر آخر کار ٹھیک ٹھیک حق کے مطابق ایک ہنگامہ عظیم نے ان کو آن لیا۔ اور ہم نے انہیں کچرا بنا کر پھینک دیا۔

دور ہو ظالم قوم![3]

---

[1] سورۂ ہود آیت ۵۴ تا ۵۶۔

[2] سورۂ ہود آیت ۵۰ - ۵۲۔

[3] المومنون ۲۳ - ۲۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت صالحؑ کا خطاب

• ——— "اے[1] لوگو! کیا تم ڈرتے نہیں ہو؟ دیکھو میں تمہارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں۔ لوگو! تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ میں اس کام پر تم سے کسی اجر کا طالب نہیں ہوں۔ میرا اجر تو رب العلمین کے ہی ذمہ ہے۔ کیا تم ان سب چیزوں کے درمیان جو تمہیں میسر ہیں۔ بس یونہی اطمینان سے رہنے دیئے جاؤ گے؟ ان باغوں اور چشموں میں؟ ان کھیتوں اور نخلستانوں میں جن کے خوشے رس بھرے ہیں۔ تم ہو کہ پہاڑ کھود کھود کر فخریہ ان میں عمارتیں بناتے ہو۔ دیکھو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اُن بے لگام لوگوں کی اطاعت نہ کرو جو زمین میں فساد برپا کرتے ہیں۔ اور کوئی اصلاح نہیں کرتے[2]۔"

• ——— حضرت صالحؑ قوم سے کہتے "تم اپنی اس رفاہیت اور عیش سامانی پر شیخی نہ مارو۔ اور خدا کے سچے رسول اور اس کے دین برحق کا مذاق نہ اڑاؤ۔ اگر تمہارے کبر و غرور اور عناد کا یہی حال رہا تو پل بھر میں یہ سب کچھ فنا ہو جائے گا اور پھر تم نہ رہو گے اور نہ تمہارا یہ ساز و سامان۔ بے شک یہ سب کچھ خدا کی نعمتیں ہیں۔ اگر ان کو حاصل کرنے والے اس کا شکر ادا کریں اور اس کے سامنے سر نیاز جھکائیں۔ اور بلاشبہ یہی سامانِ عذاب

---

[1] حضرت صالحؑ حضرت ہودؑ کے بعد اولوالعزم نبی تھے۔ انہوں نے اپنی قوم کو پیغام حق سنایا۔ اللہ کی نشانی اونٹنی بھی آئی۔ لیکن وہ لوگ سخت ناخدا ترس تھے۔ اونٹنی کو ذبح کر کے عذاب خداوندی یعنی ایک زبردست چنگھاڑ کا شکار ہوئے اور قصہ بن کر رہ گئے۔

[2] الشعراء آیت ۱۴۲ تا ۱۵۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولعنت ہے اگر ان کا استقبال شیخی اور غرور کے ساتھ کیا جائے۔ اس لیے تمہارا یہ سمجھنا سخت غلطی ہے کہ ہر سامانِ عیش خوشنودئ الٰہی کا ثمرہ ہے۔

• ــــــــــ [1] اے برادرانِ قوم! اللہ کی بندگی کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔ تمہارے پاس اب تمہارے رب کی کھلی دلیل آگئی ہے۔ یہ اللہ کی اونٹنی اب تمہارے لیے ایک نشانی کے طور پر ہے۔ لہٰذا اسے چھوڑ دو کہ خدا کی زمین میں چرتی پھرے۔ اسے کسی بُرے ارادے سے ہاتھ نہ لگانا۔ ورنہ ایک دردناک عذاب تمہیں آئے گا۔ یاد کرو وہ وقت جب اللہ نے قوم عاد کے بعد تمہیں اس کا جانشین بنایا۔ اور تم کو زمین میں یہ منزلت بخشی کہ آج تم اس کے ہموار میدانوں میں عالی شان محل بناتے ہیں۔ اور اس کے پہاڑوں کو مکانات کی شکل میں تراشتے ہو۔ پس اس کی قدرت سے غافل نہ ہو جاؤ۔ اور زمین پر فساد برپا نہ کرو۔[2]

• ــــــــــ [3] اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی بندگی کرو۔ اس لیے کہ اس کے سوا تمہارا دوسرا کوئی خدا نہیں ہے۔ وہی ہے جس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور یہاں تم کو بسایا ہے۔ لہٰذا تم اس سے معافی چاہو۔ اور اسی کی طرف پلٹ جاؤ۔ یقیناً میرا رب قریب ہے۔ اور وہ دعاؤں کا جواب دینے والا ہے۔"

• ــــــــــ اے برادرانِ قوم! تم نے کچھ اس بات پر بھی غور کیا۔ کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک صاف شہادت رکھتا تھا

---

[1] قصص القرآن ۱۱۴/۱ +

[2] سورہ الاعراف آیت ۷۵ تا ۷۶ -

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پھر اس نے مجھے اپنی رحمت سے نواز دیا۔ تو اس کے بعد مجھے اللہ کی پکڑ سے کون بچائے گا۔ اگر میں اس کی نافرمانی کروں تم میرے کس کام آسکتے ہو۔ سوائے اس کے کہ مجھے اور زیادہ خسارے میں ڈال دو۔ اور اے میری قوم کے لوگو! دیکھو یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لیے نشانی ہے۔ اسے خدا کی زمین میں چرنے کے لیے آزاد چھوڑ دو۔ اس سے ذرا تعرض نہ کرنا۔ ورنہ کچھ زیادہ دیر نہیں گزرے گی کہ تم پر خدا کا عذاب آجائے گا ــــــ"

"ــــــ بس اب تین دن اپنے گھروں میں اور رہ بس لو یہ ایسی میعاد ہے۔ جو جھوٹی ثابت نہ ہو گی[۱] ــــــ"

---

[۱] سورہ ہود ۱۱۔ آیت نمبر ۶۰ تا ۶۵۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابراہیمؑ کا خطاب

• ——— اے لوگو! اللہ کی بندگی کرو اور اس سے ڈرو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو۔ تم اللہ کو چھوڑ کر جن کو پوج رہے ہو وہ تو بیچارے محض بت ہیں۔ اور تم بس ایک جھوٹ گھڑ رہے ہو۔ درحقیقت اللہ کے سوا جن کی تم پرستش کرتے ہو وہ تمہیں کوئی رزق بھی دینے کا اختیار نہیں رکھتے۔ بس اللہ سے ہی رزق مانگو اور اُسی کی بندگی کرو۔ اور اس کا شکرادا کرو۔ اور اس کی طرف تم واپس پلٹائے جانے والے ہو۔ لیکن اگر تم اس حقیقت کو جھٹلاتے ہو تو تم سے پہلے بھی بہت سی قومیں جھٹلا چکی ہیں

اور ظاہر ہے کہ رسول پر صاف صاف پیغام پہنچا دینے کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔[1]

• ——— (غور کرو کہ) تم نے دنیا کی زندگی میں تو اللہ کو چھوڑ کر بتوں کو اپنے درمیان محبت کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ مگر قیامت کے روز تو تم ایک دوسرے کا انکار اور ایک دوسرے پر لعنت کرو گے۔ اور آگ

---

[1] حضرت ابراہیمؑ غور و فکر کے مراحل سے گزرے۔ وہ ستارے، چاند اور سورج کی تابانیوں سے متاثر ہوئے۔ اور بالآخر انہوں نے اللہ تعالیٰ کی دست گیری اور اس کے فضل کی مدد سے صراط مستقیم کو پالیا۔ اور اپنی قوم کو بھی اسی خدا کی طرف دعوت دی۔ اپنے باپ اپنی قوم اور بادشاہ وقت سب سے دین حق کے بارے میں معرکے پڑے۔ بالآخر آگ کو گلزار بنا کر ہمیشہ کے لیے عراق و عرب اور مصر و شام و فلسطین کے وسیع علاقوں کے مہاجر بن گئے۔ اور اللہ کی راہ میں اپنے بیٹے اسمٰعیل کی قربانی پیش کرکے اور پھر کعبے کی بنیاد رکھ کر قیامت تک کے لیے ابو الانبیاء اور ملت ابراہیمی کے بانی ہو گئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارا ٹھکانہ ہوگی۔ اور کوئی تمہارا مددگار نہ ہوگا[1]۔

(آخر) یہ مورتیں کیسی ہیں جن کے تم لوگ گرویدہ ہو رہے ہو ——
(افسوس کہ) تم بھی گمراہ ہو اور تمہارے باپ دادا بھی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔ (حقیقتاً) تمہارا تو رب وہی ہے جو زمین اور آسمانوں کا رب اور ان کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور میں اس پر تمہارے سامنے گواہی دیتا ہوں[2]۔

• ——— "پھر کیا تم اُن چیزوں کو پوج رہے ہو۔ جو نہ تمہیں نفع پہنچانے پر قادر ہیں اور نہ نقصان پہنچانے پر۔ تف ہے تم پر اور ان معبودوں پر جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر پوجا کر رہے ہو۔ کیا تم کچھ بھی عقل نہیں رکھتے ہو[3]۔

• ——— (ذرا سوچو تو آخر کہ) یہ کیا چیزیں ہیں جن کو تم پوجتے ہو

کیا یہ تمہاری بات سنتے ہیں جب تم انہیں پکارتے ہو یا یہ تمہیں کچھ نفع یا نقصان پہنچاتے ہیں؟ کبھی تم نے آنکھیں کھول کر ان چیزوں کو دیکھا بھی ہے۔ جن کی بندگی تم اور تمہارے پچھلے باپ دادا بجالاتے رہے ہیں۔ (حقیقت میں) میرے تو یہ سب کھلے دشمن ہیں۔ بجز ایک رب العلمین کے جس نے مجھے پیدا کیا ہے پھر وہی میری راہ نمائی فرماتا ہے۔ وہی مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔ وہی مجھے موت دے گا۔ اور پھر دوبارہ وہی مجھ کو زندگی بخشے گا۔ اس سے میں امید رکھتا ہوں کہ روزِ جزا میں وہ میری خطا معاف فرمادیگا۔ اے میرے رب مجھے حکم عطا کر اور مجھ کو صالحوں کے ساتھ ملا۔ اور بعد

۲-۱ - سورۃ عنکبوت ۱۶ تا ۲۴ -

۳ـ انبیاء ۵۲ تا ۵۶ ۴ـ انبیاء ۶۵ تا ۶۸ ٭

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے آنے والوں میں مجھ کو سچی ناموری عطا کر۔ اور مجھے جنتِ نعیم کے وارثوں میں شامل فرما۔ اور میرے باپ دادا کو معاف کر دے۔ بیشک وہ گمراہ لوگوں میں سے ہیں۔ اور مجھے اس دن رسوا نہ کر۔ جب سب لوگ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے۔ جب کہ نہ مال کوئی فائدہ دے گا۔ اور نہ اولاد۔ بجز اس کے کہ کوئی شخص قلبِ سلیم لیے ہوئے اللہ کے حضور حاضر ہو۔"[1]

• ——— "اے[2] برادرانِ قوم! میں اُن سب سے بیزار ہوں جنہیں تم خدا کا شریک ٹھہراتے ہو۔ میں نے تو یکسو ہو کر اپنا رخ صرف اس ہستی کی طرف کر لیا ہے جس نے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا ہے میں ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

لوگو! کیا تم اللہ کے معاملہ میں مجھ سے جھگڑتے ہو۔ حالانکہ اس نے مجھے راہِ راست دکھادی ہے۔ اور میں تمہارے ٹھہراتے ہوئے شریکوں سے نہیں ڈرتا۔ ہاں اگر میرا رب کچھ چاہے تو وہ ضرور ہو سکتا ہے۔ میرے رب کا علم ہر چیز پر چھایا ہوا ہے۔ پھر کیا تم ہوش میں نہ آؤ گے۔ اور آخر میں تمہارے ٹھہرائے ہوئے شریکوں سے کیسے ڈروں۔ جب کہ تم اللہ کے ساتھ ان چیزوں کو خدائی میں شریک بناتے ہوئے بھی نہیں ڈرتے ہو۔ جن کے لیے اس نے تم پر کوئی سند نازل نہیں کی ہے۔ ہم دونوں فریقوں میں سے آخر کون زیادہ بے خوفی اور اطمینان کا مستحق ہے۔ بتاؤ اگر تم کچھ علم رکھتے ہو۔ حقیقت میں تو امن انہی کے لیے ہے اور راہِ راست پر بھی وہی ہیں جو ایمان لائے۔ اور جنہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ آلودہ نہیں کیا۔"

---

[1] شعراء ۲۶ - ۷۱ تا ۹۰۔ [2] الانعام ۔ ۷۸ تا ۸۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

• ـــــــ اے[1] لوگو! ہم تم سے اور تمہارے ان معبودوں سے جن کو تم خدا کو چھوڑ کر پوجتے ہو قطعی بیزار ہیں۔ ہم نے تم سے کفر کیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان عداوت پڑ گئی اور بیر پڑ گیا۔ جب تک کہ تم اللہ واحد پر ایمان نہ لاؤ۔"

حضرت ابراہیمؑ کا والد سے خطاب

"اے[2] ابا جان! آپ کیوں ان چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ سنتی ہیں نہ دیکھتی ہیں اور نہ آپ کا کوئی کام بنا سکتی ہیں۔ ابا جان! میرے پاس تو ایک ایسا علم آیا ہے جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔ آپ میری پیروی کریں میں آپ کو سیدھا راستہ بتاؤں گا۔ اے ابا جان! آپ شیطان کی بندگی نہ کریں۔ شیطان تو رحمان کا سخت نافرمان ہے۔ اے ابا جان مجھے ڈر ہے۔ کہ کہیں آپ رحمان کے عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ اور نہ کہیں شیطان کے ساتھی بن کر رہیں (اس پر باپ نے سختی سے ڈانٹا اور گھر سے نکل جانے کا حکم دیا) اس پر گھر سے نکلتے ہوئے حضرت ابراہیم نے کہا) "اے ابا جان! سلام ہے آپ کو میں اپنے رب سے دعا کروں گا کہ آپ کو معاف کر دے میرا رب مجھ پر بڑا ہی مہربان ہے۔ میں آپ لوگوں کو بھی چھوڑتا ہوں اور ان ہستیوں کو بھی جنہیں آپ لوگ خدا کو چھوڑ کر پکار رہے ہیں۔ میں تو اپنے رب ہی کو پکاروں گا۔ امید ہے کہ میں اپنے رب کو پکار کے نامراد نہ رہوں گا[3]۔"

---

[1] الممتحنہ۔ ۴

[2] حضرت ابراہیمؑ نے اپنے باپ کے سامنے دعوت پیش کی۔ والد کے احترام کا پورا لحاظ رکھا لیکن اپنی حق بات صاف صاف پہنچا دی۔ اور جب والد نے ماننے سے انکار کر کے سختی کی اور گھر سے نکال دیا تو بھی احترام والد میں دعا کرتے ہوئے خاموشی سے گھر چھوڑ دیا۔

[3] سورہ مریم۔ ۴۲ تا ۴۸ اور ۴۹ تا ۵۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعائے ابراہیمی

اے[1] پروردگار (ہم تیرے دو عاجز بندے تیرے مقدس نام پہ اس گھر کی بنیاد رکھ رہے ہیں سو) ہمارا یہ عمل تیرے حضور قبول ہو۔ بلاشبہ تو ہی ہے جو دعاؤں کا سننے والا اور (مصالحِ عالم کا) جاننے والا ہے۔

اے پروردگار! (اپنے فضل و کرم سے) ہمیں ایسی توفیق دے کہ ہم سچے مسلم (یعنی تیرے حکموں کے فرماں بردار) ہو جائیں۔ اور ہماری نسل میں سے بھی ایک ایسی امت پیدا کر دے۔ جو تیرے حکموں کی فرماں بردار ہو۔ خدایا! ہمیں اپنی عبادت کے (سچے) طور طریقے بتا دے۔ اور ہمارے قصوروں سے درگزر کر۔ بلاشبہ تیری ہی ذات ہے۔ جو رحمت سے درگزر کرنے والی ہے۔ اور جس کی رحیمانہ درگزر کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ اور خدایا! (اپنے فضل و کرم) سے ایسا کیجیو کہ اس بستی کے بسنے والوں میں تیرا ایک رسول مبعوث ہو جو انہی میں سے ہو۔ وہ تیری آیتیں پڑھ کر لوگوں کو سنائے۔ کتاب اللہ اور حکمت کی انہیں تعلیم دے اور (اپنی پیغمبرانہ تربیت سے) ان کے دلوں کو مانجھ دے۔

اے پروردگار! بلاشبہ تیری ہی ذات ہے جو حکمت والی اور سب پہ غالب ہے[2]

---

[1] حضرت ابراہیمؑ اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ کی منٰی کے میدان میں قربانی پیش کر کے کامیاب ہوئے تو انہیں تعمیر کعبہ کا حکم ہوا۔ چنانچہ دونوں باپ بیٹا تعمیر کعبہ میں لگ گئے جو حقیقی معمار حرم تھے۔ جب وہ کعبہ کی بنیاد خالص توحید پرستی پہ رکھ رہے تھے تو یہ دعا ان کی زبان پہ جاری تھی [2] البقرہ - ۲۱۹ - ۲۲۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت لوطؑ کا خطاب

اے[1] لوگو! خدا سے ڈرو۔ کیا تم ایسے ہی بے حیا ہو گئے ہو کہ وہ فحش کام کرتے ہو جو تم سے پہلے کسی نے نہیں کیا۔ تم کیسے ہو کہ عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی خواہش پوری کرتے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ تم بالکل ہی حد سے گزرنے والے لوگ ہو[2]۔ لوگو! کیا تم ڈرتے نہیں ہو۔

لوگو[3]! دیکھو کہ میں ایک امانت دار رسول ہوں۔ لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ میں اس کام پر تم سے کسی اجر کا طالب نہیں ہوں۔ میرا اجر تو رب العالمین کے ذمہ ہے۔ کیا تم دنیا کی مخلوق میں سے مردوں کے پاس جاتے ہو۔ اور تمہاری بیویوں میں تمہارے رب نے تمہارے لیے جو کچھ پیدا کیا ہے۔ اسے چھوڑ دیتے ہو۔ تم لوگ تو حد سے ہی گزر گئے ہو۔ اور تمہارے کرتوتوں پر جو لوگ کڑھ رہے ہیں۔ میں بھی ان میں شامل ہوں۔

• ـــــــ " افسوس! کہ تم لوگ ایسے فحش کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا والوں میں سے کسی نے نہیں کیے۔ کیا تمہارا یہ حال ہے۔ کہ تم مردوں کے پاس جاتے ہو۔ رہزنی کرتے ہو۔ اور اپنی مجلسوں میں کھلم کھلا برے کام کرتے ہو۔

---

[1] حضرت لوطؑ حضرت ابراہیمؑ کے بھتیجے تھے اور ایک ایسی بدبخت قوم کی طرف مبعوث ہوئے تھے جو بدکار اور بدکردار تھی مسلسل وعظ و نصیحت ان پر بے اثر ہوا۔ یہاں تک کہ وہ قوم خدا کے غضب اور پتھروں کی برسات کا شکار ہو گئی۔

[2] الاعراف۔ ۶۳ تا ۸۰ [3] الشعراء ۱۶۰ - ۱۷۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے میرے رب! ان مفسد لوگوں کے مقابلے میں میری مدد فرما۔
اور مجھے اور میرے اہل وعیال کو ان بدکرداروں سے نجات دے۔[1]"

---

[1] العنکبوت ۲۷-۳۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت شعیبؑ کا خطاب

• ـــــــ "اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی بندگی کرو۔[1] اور روز آخرت کے اُمیدوار بن کر رہو۔ اور زمین میں مفسد بن کر زیادتیاں نہ کرتے پھرو۔[2]"

• ـــــــ "کیا تم ڈرتے نہیں ہو۔ دیکھو میں تمہارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں۔ لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ میں اس کام پر تم سے کسی اجر کا طالب نہیں ہوں۔ میرا اجر تو رب العالمین کے ذمہ ہے۔ اپنے پیمانے ٹھیک بھرو اور کسی کو گھاٹا نہ دو۔ صحیح ترازو سے تولو۔ اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو۔ زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ اور اس ذات کا خوف کرو جس نے تمہیں اور گذشتہ نسلوں کو پیدا کیا ہے۔ اور میرا رب جانتا ہے جو کچھ کہ تم کر رہے ہو۔[3]"

• ـــــــ "اے برادران قوم! اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں ہے۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی صاف راہ نمائی آگئی ہے۔ لہٰذا وزن اور پیمانے پورے کرو۔ لوگوں کو اُن کی چیزوں میں گھاٹا نہ دو۔ اور زمین پر فساد نہ کرو۔ جب اس کی اصلاح ہو چکی ہے۔ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔ اگر تم واقعی مومن ہو۔ اور دیکھو زندگی کے ہر راستے پر رہزن بن کر نہ بیٹھ جاؤ کہ لوگوں کو خوف زدہ کرتے اور ایمان لانے

---

[1] حضرت شعیبؑ کا حضرت ابراہیمؑ اور حضرت لوطؑ کے بعد کا زمانہ ہے۔ ان کی قوم ناپ تول کے بگاڑ میں مبتلا تھی۔ اور تجارت میں بددیانتی اور خیانت کرتی تھی۔

[2] العنکبوت ۳۶۔۳۷ [3] الشعراء آیت ۱۷۷ تا ۱۸۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والوں کو خدا کے راستے سے روکنے لگو اور سیدھی راہ کو ٹیڑھا کرنے کے درپے ہو جاؤ۔ یاد کرو وہ زمانہ جب کہ تم تھوڑے تھے پھر اللہ نے تمہیں بہت کر دیا اور آنکھیں کھول کر دیکھو کہ دنیا میں مفسدوں کا کیا انجام ہوا ہے۔ اگر تم میں سے ایک گروہ اس تعلیم پر جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں ایمان لاتا ہے۔ اور دوسرا ایمان نہیں لاتا۔ تو صبر کے ساتھ دیکھتے رہو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان فیصلہ کر دے۔ اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

• ——— اور دیکھو کیا ہمیں زبردستی پھیر دو گے۔ خواہ ہم راضی نہ ہوں؟ ہم تو اللہ پر جھوٹ گھڑنے والے ہوں گے اگر تمہاری ملت میں پھر پلٹ آئیں۔ جب کہ اللہ ہمیں اس سے نجات دے چکا ہے ہمارے لیے تو واپس پلٹنا اب کسی طرح ممکن نہیں ہے۔ الّا یہ کہ خدا ہمارا رب ہی ایسا چاہے۔ ہمارے رب کا علم ہر چیز پر حاوی ہے۔ اسی پر ہم نے اعتماد کر لیا ہے۔ اے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دے۔ اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔[1]

• ——— "اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی بندگی کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں ہے۔ اور ناپ تول میں کمی نہ کیا کرو۔ آج میں تم کو اچھے حال میں دیکھ رہا ہوں۔ لیکن مجھے ڈر ہے کہ کل تم پر ایسا دن آئے گا جس کا عذاب سب کو گھیر لے گا۔ اور اے برادرانِ قوم! ٹھیک ٹھیک انصاف کے ساتھ ناپو اور تولو۔ اور لوگوں کو ان کی چیزوں میں گھاٹا نہ دیا کرو۔ اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ اللہ کی دی ہوئی بچت تمہارے لیے بہتر ہے۔ اگر تم مومن ہو۔ اور بہر حال میں تمہارے

---

[1] الاعراف آیت ۷۹ تا ۸۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پر نگران کار نہیں ہوں۔

"——— بھائیو! تم خود ہی سوچو۔ کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک کھلی شہادت پر ہوں، اور پھر اس نے مجھے اپنے ہاں سے اچھا رزق بھی عطا کیا ہے تو اس کے بعد میں تمہاری گمراہیوں اور حرام خوریوں میں تمہارے شریک حال کیسے ہو سکتا ہوں۔

اور میں یہ ہرگز نہیں چاہتا کہ جن باتوں سے میں تم کو روکتا ہوں۔ ان کا خود بھی ارتکاب کروں۔ میں تو اصلاح کرنا چاہتا ہوں۔ جہاں تک میرا بس چلے۔ اور یہ جو کچھ میں کرنا چاہتا ہوں۔ اس کا سارا انحصار اللہ کی توفیق پر ہے۔ اُسی پر میرا بھروسہ ہے۔ اور میں ہر معاملہ میں اُسی سے رجوع کرتا ہوں۔ اور اے برادرانِ قوم! میرے خلاف تمہاری یہ ہٹ دھرمی یہ نوبت نہ پہنچا دے کہ آخر کار تم پر بھی وہی عذاب آکر رہے جو نوحؑ یا ہودؑ یا صالحؑ کی قوم پر آیا تھا۔ اور لوطؑ کی قوم تو تم سے زیادہ دور بھی نہیں ہے۔ دیکھو اپنے رب سے معافی مانگو۔ اور اس کی طرف پلٹ آؤ۔ بیشک میرا رب رحیم ہے۔ اور اپنی مخلوق سے محبت رکھتا ہے ———

"——— بھائیو! کیا میری برادری تم پر اللہ سے زیادہ بھاری ہے کہ تم نے برادری کا تو خوف کیا اور اللہ کو بالکل پس پشت ڈال دیا جان رکھو۔ جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ کی گرفت سے باہر نہیں ہے۔ اے میری قوم کے لوگو! تم اپنے طریقے پر کام کیے جاؤ اور میں اپنے طریقے پر کرتا رہوں گا۔ جلد ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس پر ذلت کا عذاب آتا ہے اور کون جھوٹا ہے۔ تم بھی انتظار کرو۔ اور میں بھی تمہارے ساتھ چشم براہ ہوں[1] ———"

---

[1] سورت ہود ۸۴ تا ۹۴۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت یعقوبؑ[1] کی اپنے لڑکوں کو نصیحت

"—— میرے بچو! تم خداوند اپنے خدا کی بندگی کرتے رہنا۔ وہ تمہیں اسی طرح تمام آفات سے بچائے گا جس طرح وہ تمہارے آباؤ اجداد کو بچاتا رہا۔ تم اپنے بچوں کو خدا سے محبت کرنے اور اس کے احکام بجا لانے کی تعلیم دینا تاکہ ان کی مہلتِ زندگی دراز ہو۔ کیوں کہ خدا ان لوگوں کی حفاظت کرتا ہے جو حق کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ اور اس کی راہوں پر ٹھیک ٹھیک چلتے ہیں ——"

"—— اور سنو! اگر تم خدا کی سیدھی راہ سے دائیں یا بائیں نہ مڑو گے تو وہ خدا ضرور ہی تمہارے ساتھ رہے گا ——"[2]

---

[1] حضرت یعقوبؑ حضرت اسحاقؑ کے لڑکے اور حضرت ابراہیم کے پوتے ہیں اور آپ کا ہی لقب اسرائیل تھا جس سے بنی اسرائیل کی قوم وجود میں آئی اور آپکے ۱۲ بیٹے تھے جن کی اولاد سے بنی اسرائیل کے ۱۲ قبائل بنے۔ آپ اپنے لڑکے حضرت یوسفؑ کے دورِ حکومت میں مصر میں آکر آباد ہوئے تھے۔ یہ وصیت انہوں نے ہی اپنی اولاد کو کی تھی۔

[2] سورہ یوسفؑ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت یوسفؑ کا ساتھی قیدیوں سے خطاب

• ــــــــ "اے یارانِ مجلسِ زنداں۔ یہاں جو کھانا تمہیں ملتا ہے اس کے آنے سے پہلے میں تمہیں تمہارے خوابوں کی تعبیر بتا دوں گا۔ یہ علم اُن علوم میں سے ہے جو میرے رب نے مجھے عطا کیے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ میں نے ان لوگوں کا طریقہ چھوڑ کر جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے۔ اور آخرت کا انکار کرتے ہیں۔ اپنے بزرگوں ابراہیمؑ اسحاقؑ اور یعقوبؑ کا طریقہ اختیار کیا ہے۔ ہمارا یہ کام نہیں ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائیں۔ درحقیقت یہ اللہ کا فضل ہے ہم پر اور تمام انسانوں پر (کہ اس نے اپنے سوا کسی کا بندہ ہمیں نہیں بنایا) مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ اے زنداں کے ساتھیو! تم خود ہی سوچو کہ بہت سے متفرق رب بہتر ہیں یا وہ ایک اللہ جو سب پر غالب ہے۔"

ان کو چھوڑ کر تم جن کی بندگی کر رہے ہو۔ وہ اس کے سوا کچھ نہیں ہیں۔ کہ بس چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے آباؤ اجداد نے رکھ لیے ہیں۔ اللہ نے ان کے لیے کوئی سند نازل نہیں کی ہے۔ فرماں روائی کا اقتدار اللہ کے سوا کسی کے لیے بھی نہیں ہے۔ اس کا حکم ہے کہ خود اس کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو۔ بس یہی ٹھیٹھ سیدھا طریقِ زندگی ہے۔ مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں[1] ــــــ"

---

[1] سورہ یوسف ۳۷۔ ۴۵۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لقمانؑ کی نصیحت

• ـــــــ " اے[1] بیٹا! خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا حق یہ ہے کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

اے میرے بیٹے! کوئی چیز رائی کے دانہ کے برابر بھی ہو۔ اور کسی چٹان میں یا آسمانوں یا زمین میں کہیں چھپی ہوئی ہو۔ اللہ اسے نکال لائے گا۔ وہ باریک بین اور باخبر ہے۔ بیٹا نماز قائم کر، نیکی کا حکم دے۔ بدی سے منع کر۔ اور جو مصیبت بھی پڑے اس پر صبر کر۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کی بڑی تاکید کی گئی ہے۔ اور لوگوں سے منہ پھیر کر بات نہ کر۔ زمین میں اکڑ کر نہ چل اللہ کسی خود پسند اور فخر جتانے والے شخص کو پسند نہیں کرتا۔ اپنی چال میں اعتدال اختیار کر۔ اور اپنی آواز ذرا پست رکھ۔ ظاہر ہے کہ سب آوازوں سے زیادہ بری آواز گدھے کی آواز ہی ہوتی ہے[2] ـــــــ "

---

[1] حضرت لقمان کا زمانہ حیات نامعلوم ہے۔ اور نہ ہی اس بات پر کوئی حتمی ثبوت موجود ہے کہ وہ نبی تھے یا نہیں۔ البتہ وہ نیک اور اپنے دور کے نہایت عظیم حکیم و دانا انسان تھے۔ اور ہدایت یافتہ تھے۔ یہ بات آپ کی اپنے بیٹے کے نام نصیحت سے ثابت ہے

[2] سورۃ لقمان۔ ۱۲ تا ۱۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت موسیٰؑ کا فرعون سے خطاب

• ــــــــ" اے فرعون! میں کائنات کے مالک کی طرف سے بھیجا ہوا آیا ہوں۔ میرا منصب ہی یہ ہے کہ اللہ کا نام لے کر کوئی بات حق کے سوا نہ کہوں۔ میں تم لوگوں کے پاس تمہارے رب کی طرف سے صریح دلیل و ہدایت لے کر آیا ہوں۔ لہٰذا تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے"[۱]۔

• ــــــــ" اے فرعون! تم حق کو جھٹلاتے ہو۔ جب کہ وہ تمہارے سامنے آگیا؟ کیا یہ جادو ہے؟ حالانکہ جادوگر تو فلاح نہیں پایا کرتے (جواب ملا) کیا تو اس لیے آیا ہے کہ ہمیں اس طریقے سے پھیر دے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ اور زمین پر بڑائی تمہاری قائم ہو جائے۔ ہم تمہاری یہ بات تو ماننے والے نہیں ہیں"۔ پھر اس نے (اپنے آدمیوں سے کہا۔ کہ "ہر ماہر فن جادوگر کو میرے پاس حاضر کرو"۔ جب جادوگر آگئے تو موسیٰؑ نے ان سے کہا) اچھا تو جو کچھ تمہیں پھینکنا ہے پھینکو۔ (جب انہوں نے اپنے انچھر پھینک دیئے تو موسیٰؑ نے کہا) یہ جو کچھ تم نے پھینکا ہے یہ جادو ہے۔ اللہ ابھی اسے باطل کیئے دیتا ہے مفسدوں کے کام کو اللہ سدھرنے نہیں دیتا اور اللہ اپنے فرمانوں سے حق کو حق کر دکھاتا ہے۔ خواہ مجرموں کو وہ کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو"[۲]۔

• ــــــــ" اے فرعون! اللہ کے بندوں کو میرے حوالے کرو میں تمہارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں۔ اللہ کے مقابلے میں سرکشی نہ کرو میں تمہارے سامنے (اپنی ماموریت کی) صریح سند پیش کر چکا ہوں۔ اور میں

---

[۱] الاعراف۔ آیت ۱۰۴ تا ۱۰۵۔ [۲] سورت یونس آیت ۷۷۔ ۸۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ لے چکا ہوں۔ اس سے کہ تم مجھ پر حملہ آور ہو —— اور اگر تم میری بات نہیں مانتے تو مجھ پر ہاتھ ڈالنے سے باز رہو۔ (آخر کار اس نے اپنے رب کو پکارا) یارب یہ لوگ نافرمان ہیں (جواب دیا گیا) اچھا تو پھر راتوں رات میرے بندوں کو لے کر چل پڑو۔ تم لوگوں کا پیچھا کیا جائیگا۔ سمندر کو اس کے حال پر کھلا چھوڑ دے۔ یہ سارا لشکر غرق ہونے والا ہے پھر کتنے ہی سروسامان ان کے دھرے رہ گئے۔ پھر نہ آسمان ان پر رویا۔ اور نہ زمین۔ اور ذرا سی مہلت بھی ان کو نہ دی گئی۔[1]

حضرت موسیٰؑ کا بنی اسرائیل سے خطاب

(قیامِ مصر کے دوران)

• —— اے میری قوم کے لوگو! اپنے اللہ سے مدد مانگو۔ اور صبر کرو۔ زمین اللہ کی ہے۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے وارث بنا دیتا ہے۔ اور آخری کامیابی تو صرف انہی کے لیے ہے جو اس سے ڈرتے ہوئے کام کرتے ہیں (اس کی قوم کے لوگوں نے کہا" تیرے آنے سے پہلے بھی ہم ستائے جاتے تھے اور اب تیرے آنے پر بھی ستائے جا رہے ہیں"۔ اس نے جواب دیا) قریب ہے وہ وقت کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے۔ اور تم کو زمین پر خلیفہ بنائے پھر وہ دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو[2] ——"

---

[1] الدخان ۱۹- ۲۹-

[2] الاعراف - ۸۶ - ۸۷ -

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت موسیٰؑ کا بنی اسرائیل سے خطاب

مصر سے ہجرت کے بعد[1]

• ——— اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی اس نعمتوں کا خیال کرو جو اس نے تمہیں عطا کی ہیں۔ اس نے تم میں نبی پیدا کیے۔ تم کو فرماں روا بنایا اور تم کو وہ کچھ دیا جو دنیا میں کسی کو نہیں دیا تھا۔ اے برادرانِ قوم!

اس مقدس سرزمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دی ہے۔ اور پیچھے نہ ہٹو۔ ورنہ ناکام و نامراد پلٹو گے (وہ بولے اے موسیٰؑ وہاں تو بڑے زبردست لوگ رہتے ہیں۔ ہم وہاں ہرگز نہ جائیں گے جب تک وہ لوگ وہاں سے نکل نہ جائیں۔ ہاں اگر وہ نکل گئے تو ہم پھر وہاں داخل ہونے کے لیے تیار ہیں)۔ اے موسیٰ ہم تو وہاں کبھی نہ جائیں گے جب تک وہ وہاں موجود ہیں۔ بس تم اور تمہارا رب دونوں جاؤ اور لڑو۔ ہم یہاں بیٹھے ہیں) موسیٰؑ نے کہا "اے میرے رب! میرے اختیار میں کوئی نہیں ہے۔ مگر یا میری اپنی ذات ہے اور یا میرا بھائی ہے۔ بس اب تو ہمیں ان نافرمان لوگوں سے الگ کر دے (اللہ نے جواب دیا "اچھا تو وہ ملک چالیس سال تک ان پر حرام ہے۔ یہ زمین میں مارے مارے پھریں گے اور ان نافرمانوں کی حالت پر ہرگز ترس نہ کھاؤ"[2]

---

[1] مصر سے ہجرت کے بعد حضرت موسیٰؑ انہیں ارض فلسطین میں لے جانا چاہتے تھے تاکہ وہاں خدا کے دین کو غالب کر کے تورات کے احکام الٰہی کا اجرا کیا جائے۔ لیکن صدا کی بگڑی ہوئی قوم بنی اسرائیل نے صاف جواب دے دیا۔ یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لاچار ہو کر ان کے لیے بددعا کی۔ اور وہ چالیس سال تک صحرا میں بھٹکتے رہے۔

[2] سورۃ المائدہ آیت ۲۵-۲۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

• ——— "اے میری قوم[1]! اللہ کے اس احسان کو یاد رکھو۔ جو اس نے تم پر کیا ہے۔ اس نے تم کو فرعون والوں سے چھڑایا جو تم کو سخت تکلیفیں دیتے تھے۔ تمہارے لڑکوں کو قتل کر دیتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ بچا رکھتے تھے۔ اس میں تمہارے رب کی طرف سے تمہاری بڑی آزمائش تھی۔ اور یاد رکھو تمہارے رب نے صاف خبردار کر دیا تھا کہ اگر شکر گذار بنو گے تو میں تم کو اور زیادہ نوازوں گا۔ اور اگر کفرانِ نعمت کرو گے تو میری سزا بہت سخت ہے۔ اور دیکھو اگر تم کفر کرو اور زمین کے سارے رہنے والے بھی کافر ہو جائیں تو اللہ بے نیاز اور اپنی ذات میں آپ ہی محمود ہے[2] ———"

• ——— اے میری قوم کے لوگو! تم آخر کیوں مجھے اذیت دیتے ہو۔ حالانکہ تم خوب جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں[3] ———

• ——— "لوگو! تم بڑی نادانی کی باتیں کرتے ہو —— کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور معبود تمہارے لیے تلاش کروں۔ حالانکہ وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں دنیا بھر کی قوموں پر فضیلت بخشی ہے۔ اللہ تم کو یاد دلاتا ہے کہ وہ وقت یاد کرو۔ جب اس نے فرعونیوں سے تمہیں نجات دی جب انہوں نے تمہیں سخت عذاب میں مبتلا کر رکھا تھا۔ وہ تمہارے بیٹوں کو قتل کرتے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رہنے دیتے تھے۔ اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے تمہاری بڑی آزمائش تھی[4] ———

---

[1] بنی اسرائیل کی بار بار ہٹ دھرمیوں سے پریشان ہو کر حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کو بار بار راہ راست پہ آنے کی نصیحت کرتے رہے۔

[2] سورہ ابراہیم ۶ - ۸ - [3] الصف ۵ -

[4] الاعراف - آیت ۹۹ -

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

• ——— "سن اے اسرائیل[1] ۔ خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے ۔ تو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت سے خداوند اپنے خدا کے ساتھ محبت رکھ ۔ اور یہ باتیں جن کا حکم آج میں تجھے دیتا ہوں تیرے دل پر نقش رہیں ۔ اور تو ان کو اپنی اولاد کے ذہن نشین کرنا اور گھر بیٹھے اور راہ چلتے اور لیٹتے اور اٹھتے ان کا ذکر کرنا ۔ (باب ۶ ۔ آیات ۴ ۔ ۷ بائبل)

• ——— "سُن اے اسرائیل خداوند تیرا خدا تجھ سے اس کے سوا اور کیا چاہتا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کا خوف مانے ۔ اور اس کی سب راہوں پر چلے اور اس سے محبت رکھے ۔ اور اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے خداوند اپنے خدا کی بندگی کرے ۔ اور خداوند کے جو احکام اور آئین ہیں تجھ کو آج بتاتا ہوں تو ان پر عمل کرے تاکہ تیری خیر ہو ۔ دیکھ زمین اور آسمان اور جو کچھ آسمان پر ہے ۔ یہ سب خداوند تیرے خدا کا ہی ہے[2]"۔

• ——— "اور اگر تو خداوند اپنے خدا کی بات کو جانفشانی سے مان کر اس کے ان سب حکموں پر جو آج کے دن میں تجھے دیتا ہوں احتیاط سے عمل کرے تو خداوند دنیا کی سب قوموں سے زیادہ تجھ کو سرفراز کرے گا اور اگر تو خداوند کی بات سنے تو یہ سب برکتیں تجھ پر نازل ہوں گی ۔ شہر میں بھی تو مبارک ہوگا اور کھیت میں بھی مبارک ۔ اور خداوند تیرے دشمنوں کو جو تجھ پر حملہ کریں تیرے روبرو شکست دلائے گا ۔ خداوند تیرے سب کاموں میں برکت ڈالے گا ۔ تجھ کو اپنی پاک قوم بنا کر رکھے گا ۔ اور

---

[1] بائبل باب ۶ ۔ آیات ۴ ۔ ۷

[2] بائبل باب ۱۰ ۔ آیت ۱۲ تا ۱۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا کی سب قومیں تجھ سے ڈر جائیں گی تو بہت سی قوموں کو قرض دے گا پر خود قرض نہیں لے گا۔ خداوند تجھ کو دُم نہیں بلکہ سر ٹھہرائے گا۔

لیکن اگر تو ایسا نہ کرے کہ خدا کی بات سن کر اس کے سب احکام اور آئین پر جو آج کے دن میں تجھ کو دیتا ہوں احتیاط سے عمل کرے تو یہ سب لعنتیں تجھ پر ہوں گی۔ شہر میں بھی تو لعنتی ہوگا اور کھیت میں بھی۔ خداوند اُن سب کاموں میں جن کو تو ہاتھ لگائے گا، پھٹکار اور اضطراب کو تجھ پر نازل کرے گا۔ وبا تجھ سے لپٹی رہے گی۔

تیرے لیے آسمان پیتل کا اور زمین لوہے کی ہو جائے گی۔ خداوند تجھ کو تیرے دشمنوں کے سامنے شکست دلائے گا۔ عورت سے منگنی تو تو کرے گا لیکن دوسرا اس سے مباشرت کرے گا۔ تو گھر بنائے گا لیکن اس میں بسنے نہیں پائے گا۔ تیرا بیل تیری آنکھوں کے سامنے ذبح کیا جائے گا۔ بھوکا ننگا اور پیاسا تو اپنے دشمنوں کی خدمت کرے گا جن کو خداوند تیرے خلاف بھیجے گا اور غنیم تیری گردن پر لوہے کا جوا رکھے گا۔ جب تک تیرا ناس نہ کر دے۔ خداوند تجھ کو زمین کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک تمام قوموں میں پراگندہ کر دے گا۔[1]

مومن آلِ فرعون کا خطاب

• ـــــــــ " اے لوگو! کیا تم ایسے شخص کو صرف اس بنا پر قتل کر دو گے کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ حالانکہ وہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس بیّنات لے آیا ہے۔ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ خود اسی پر پلٹ پڑے گا۔ لیکن اگر وہ سچا ہے تو جن ہولناک نتائج کا وہ

---

[1] بائبل باب ۲۸ - آیات ۱۵ - ۶۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم کو خوف دلانا ہے ان میں سے کچھ تو تم پر ضرور ہی آجائیں گے۔ اللہ کسی ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو حد سے گزر جانے والا اور کذّاب ہو۔

اے میری قوم کے لوگو! آج تمہیں بادشاہی حاصل ہے۔ اور زمین پر تم غالب ہو۔ لیکن اگر خدا کا عذاب ہم پر آگیا تو پھر کون ہے جو ہماری مدد کر سکے گا۔

اے میری قوم کے لوگو! مجھے خوف ہے کہ کہیں تم پر بھی وہ دن نہ آجائے جو اس سے پہلے بہت سے جتھوں پر آچکا ہے۔ جیسا دن قوم نوحؑ اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد والی قوموں پر آیا تھا۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اللہ اپنے بندوں پر ظلم کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ اے میری قوم! مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم پر فریاد و فغاں کا دن نہ آجائے۔ جب تم ایک دوسرے کو پکارو گے اور بھاگے پھرو گے۔ مگر اس وقت اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا

اس سے پہلے یوسفؑ تمہارے پاس بیّنات لے کر آئے تھے۔ لیکن تم ان کی لائی ہوئی ہدایت کی طرف سے بھی شک میں پڑ گئے۔ پھر جب ان کا انتقال ہو گیا تو تم نے کہا کہ اب ان کے بعد اللہ کوئی رسول ہرگز نہ بھیجے گا۔ اسی طرح اللہ ان سب لوگوں کو گمراہی میں ڈال دیتا ہے جو حد سے گذرنے والے اور شکی ہوتے ہیں۔ اور اللہ کی آیات میں جھگڑے کرتے ہیں۔ بغیر اس کے کہ ان کے پاس کوئی سند یا دلیل آئی ہو۔ یہ رویہ اللہ اور ایمان لانے والوں کے نزدیک سخت مبغوض ہے۔ اسی طرح اللہ ہر متکبر و جبار کے دل پر ٹھپہ لگا دیتا ہے۔"

• ——" اے میری قوم کے لوگو! میری بات مانو۔ میں تمہیں صحیح راستہ بتاتا ہوں۔ اے قوم! یہ دنیا کی زندگی تو چند روزہ ہے۔ ہمیشہ کے قیام کی جگہ آخرت ہی ہے۔ جو برائی کرے گا اس کو اتنا ہی بدلہ ملے گا جتنی اس نے برائی کی ہوگی۔ اور جو نیک عمل کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بشرطیکہ ہو وہ مومن - ایسے سب لوگ جنت میں داخل ہوں گے - جہاں ان کو بے حساب رزق دیا جائے گا - اے قوم! آخر یہ کیا ماجرا ہے کہ میں تم لوگوں کو نجات کی طرف بلاتا ہوں - اور تم لوگ مجھے آگ کی طرف دعوت دیتے ہو - تم مجھے اس بات کی دعوت دیتے ہو کہ میں اللہ سے کفر کروں - اور (ان ہستیوں) کو اس کے ساتھ شریک ٹھہراؤں جنہیں میں نہیں جانتا - حالانکہ میں تمہیں اس زبردست مغفرت کرنے والے خدا کی طرف بلا رہا ہوں - نہیں حق یہ ہے اور اس کے خلاف نہیں ہو سکتا کہ جن کی طرف تم مجھے بلا رہے ہو - ان کے لیے نہ دنیا میں کوئی دعوت ہے اور نہ آخرت میں - ہم سب کو پلٹنا اللہ ہی کی طرف ہے اور حد سے گزرنے والے تو آگ کی طرف جانے والے ہیں - آج جو کچھ میں کہہ رہا ہوں - عنقریب وہ وقت آئے گا جب تم اسے یاد کرو گے - اور (اپنا معاملہ) اللہ کے سپرد کرتا ہوں - وہ اپنے بندوں کا خود نگہبان ہے ——"

"اے میری قوم کے لوگو! رسولوں کی پیروی اختیار کر لو - پیروی کرو ان لوگوں کی جو تم سے اجر نہیں چاہتے اور ٹھیک راستے پر ہیں - آخر کیوں نہ میں اس ہستی کی بندگی کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے - اور جس کی طرف تم سب پلٹ کر جاؤ گے - کیا میں اسے چھوڑ کر دوسرے معبود بنا لوں؟ حالانکہ اگر خدائے رحمان مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو نہ ان کی شفاعت میرے کام آسکتی ہے - اور نہ وہ مجھے چھڑا ہی سکتے ہیں - اگر میں ایسا کروں تو میں صریح گمراہی میں مبتلا ہو جاؤں گا - میں تو تمہارے رب پر ایمان لے آیا تم بھی میری بات مان لو (آخر کار ان لوگوں نے اسے قتل کر دیا) اور (اس شخص سے کہہ دیا گیا کہ "داخل ہو جا جنت میں" - اس شخص نے کہا کہ "کاش میری قوم کے لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ میرے رب نے کس چیز کی بدولت میری مغفرت فرمائی - اور مجھے باعزت لوگوں میں داخل فرمایا"[1]

---

[1] سورہ یاسین ۲۰ تا ۲۷ آیت -

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت یوشع بن نون کا خطاب

• ــــــــ "اے لوگو! تم خداوند کا خوف رکھو۔ اور نیک نیتی اور صداقت کے ساتھ اس کی پرستش کرو۔ اور اُن دیوتاؤں کو دور کر دو جن کی پرستش تمہارے باپ دادا بڑے دریا کے پار اور مصر میں کرتے تھے۔ اور خداوند کی پرستش کرو۔ اور اگر تمہیں خداوند کی پرستش بری معلوم ہوتی ہے تو آج ہی تم اسے جس کی پرستش کرو گے چن لو۔ اب رہی میری اور میرے گھرانے کی بات سو ہم تو خداوند کی ہی پرستش کریں گے"[2] ــــ

---

[1] حضرت یوشع بن نون حضرت موسیٰ کے خلیفہ اول تھے۔ اور جب حضرت موسیٰ کے انتقال کے بعد بنی اسرائیل اور زیادہ گمراہی میں مبتلا ہوئے۔ مصر کی زندگی کی قدیم عادت بت پرستی تک پہنچے۔ تو انھوں نے ان سے اپنی برأت کا صاف صاف اعلان کر دیا۔

[2] بائبل باب ۲۴۔ آیت ۱۴۔ ۱۵ حاشیہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت الیاسؑ کا خطاب

• ـــــــ "اے میری[1] قوم! کیا تم ڈرتے نہیں ہو؟ کیا تم بعل کو پکارتے ہو۔ اور احسن الخالقین کو چھوڑ دیتے ہو۔ اس اللہ کو جو تمہارا اور تمہارے اگلے پچھلے آباؤ اجداد کا رب[2] ہے۔"

• ـــــــ "اے خداوند! بنی اسرائیل نے تیرے عہد کو ترک کیا۔ اور تیرے مذبحوں کو ڈھا دیا۔ اور تیرے نبیوں کو تلوار سے قتل کیا۔ اور ایک میں ہی اکیلا بچا ہوں۔ سو وہ اب میری جان لینے کے بھی درپے ہیں۔"[3]

---

[1] آپ اسرائیلی نبی تھے۔ بگڑی ہوئی بت پرست قوم کو دعوت توحید دے رہے تھے۔ بگڑی ہوئی قوم ان کی جان کے درپے ہو گئی۔ بالآخر نبی کو خدا نے ان کے اندر سے اٹھا لیا۔ اور اپنے پاس بلا لیا اور قوم پہ عذاب نازل ہوا۔

[2] الصّٰفّٰت ۱۲۴-۱۲۵۔

[3] بائبل سلاطین ۱۰-۱۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عزیرؑ کی مناجات

• ——"اے[1] ہمارے خدا ہم نے تیرے ان حکموں کو ترک کر دیا جو تو نے اپنے نبیوں کی معرفت ہمیں بھیجے۔ ہم نے اپنی ناپاکی سے اس ملک کو اس سرے سے اس سرے تک بھر دیا ہے۔ اور ہمارے برے کاموں اور بڑے گناہ کے باعث جو کچھ ہم پر گزرا اس کے بعد اے ہمارے خدا! اگرچہ تو نے ہمارے گناہوں کے اندازہ سے ہم کو کم سزا دی۔ اور ہم میں سے آخر کو بقیہ چھوڑا۔ کیا ہم پھر تیرے حکموں کو توڑیں اور ان قوموں سے ناطہ جوڑیں جو ان نفرتی کاموں کو کرتی ہیں۔ کیا تو ہم سے ایسا غصے نہ ہوگا کہ ہم کو نیست و نابود کر دے۔ یہاں تک کہ نہ کوئی بقیہ رہے اور نہ کوئی بچے۔ اے خداوند اسرائیل کے خدا تو صادق ہے۔ دیکھ ہم اپنی خطاکاری میں تیرے حضور حاضر ہیں۔ تو ہمیں معاف فرما[2]——"

---

[1] حضرت عزیر اسرائیل کے نبی تھے۔ جب اسرائیل کی بدکاریوں کے باعث ان پہ اللہ تعالیٰ ناراض ہوا تو ان کو بخت نصر والیٔ نینوا عراق کے ذریعے تباہ کر دیا۔ بہت شدید تباہی کے زیر اثر پریشان ہو کر حضرت عزیرؑ نے یہ مناجات کی۔

[2] ماخذ بائبل۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ایوبؑ کا خطاب

• ——— "اے قوم! یقیناً میرے لب ناراضی کی بات نہ کہیں گے نہ میری زبان سے فریب کی بات نکلے گی۔ خدا نہ کرے کہ میں تمہیں راست ٹھہراؤں۔ اور میں بھی مرتے دم تک اپنی راستی کو ترک نہ کروں گا۔ میں اپنی صداقت پر قائم ہوں اور اسے نہ چھوڑوں گا۔ جب تک کہ میری زندگی ہے۔ میرا دل مجھے ملامت نہ کرے گا۔ میرا دشمن شریروں کی مانند ہے۔ اور میرے خلاف اٹھنے والا ناراستوں کی مانند۔ میں تمہیں خدا کے برتاؤ کی تعلیم دوں گا۔ اور تم سے قادر مطلق کی بات نہ چھپاؤں گا"[2]

---

[1] حضرت ایوبؑ بھی اسرائیلی نبی تھے۔ بیماری کے سبب سخت آزمائش سے دوچار ہوئے۔ اور اس میں پورے اترے۔ قوم کو راستی کی تعلیم دیتے رہے لیکن شرک تو بنی اسرائیل کے رگ و ریشے میں بھرا ہوا تھا۔

[2] بائبل - باب ایوب۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت داؤد کا خطاب

• ———— اے اسرائیل[1] — تو نے ان قوموں کو ہلاک نہ کیا۔ جیسا خداوند نے تم کو حکم دیا تھا۔ بلکہ اُن قوموں کے ساتھ مل گئے۔ اور ان کے سے کام سیکھ گئے۔ اور ان کے بتوں کی پرستش کرنے لگے۔ بلکہ تو نے اپنے بیٹوں کو شیاطین کے لیے قربان کیا۔ اور معصوموں کا یعنی اپنے بیٹے اور بیٹیوں کا خون بہایا۔ اس لیے خداوند کا قہر اپنے لوگوں پر بھڑکا اور اسے اپنی میراث سے نفرت ہو گئی۔ اور اس نے ان کو قوموں کے قبضے میں کر دیا۔ اور ان سے عداوت رکھنے والے ان پر حکمران بن گئے[2]۔

• ———— "اے خدا میری حفاظت کر۔ میں تجھ ہی میں پناہ لیتا ہوں۔ میں نے خداوند سے کہا تو ہی میرا رب ہے۔ تیرے سوا میری بھلائی کہیں نہیں۔ زمین کے مقدس در تے میں میری پوری خوشنودی ہے غیر معبودوں کے پیچھے دوڑنے والوں کا غم بڑھ جائے گا۔ میں ان کے سے خون والے تپاون نہیں تپاؤں گا۔ اور اپنے ہونٹوں سے ان کے نام بھی نہیں لوں گا۔ خداوند ہے میری میراث اور میرے پیالے کا حصہ ہے اور وہی میرے بخرے کا محافظ ہے۔ میں خداوند کی حمد کروں گا۔ جس نے مجھے نصیحت دی ہے[3] ————"

---

[1] حضرت داؤد پہلے چرواہے اور پھر بادشاہ بنی تھے۔ انہوں نے اپنی قوم کو نصیحت کی کہ جہاد کے لیے تیاری کریں۔ اور مشرک قوموں کے طور طریقے اختیار کرنے کی بجائے ان کے خلاف جہاد کریں۔

[2] زبور باب ۱۰۶ آیت ۳۴ - ۴۱

[3] زبور۔ داؤد ؎

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واعظ ابن داؤدؑ کا خطاب

• ـــــــ " اے جوان تو اپنی جوانی میں خوش ہو اور اس کے ایام میں اپنا جی بہلا۔ اور اپنے دل کی راہوں میں اور اپنی آنکھوں کی منظوری میں چل۔ لیکن یاد رکھ کہ ان سب باتوں کے لیے خدا تجھ کو عدالت میں لائے گا پس غم کو اپنے دل سے دور کر اور بدی کو اپنے جسم سے نکال ڈال کیوں کہ لڑکپن اور جوانی دونوں باطل ہیں۔ اور اپنی جوانی کے دنوں میں اپنے خالق کو یاد کر۔ جب کہ بُرے دن ہنوز نہیں آئے۔ اور وہ برس نزدیک نہیں ہوئے جن میں تو کہے گا کہ ان سے مجھے کچھ خوشی نہیں۔ حالانکہ ہنوز سورج اور روشنی اور چاند اور ستارے تاریک نہیں ہوئے۔ اور بادل بارش کے بعد پھر جمع نہیں ہوئے۔ جس روز گھر کے نگہبان تھر تھرانے لگیں۔ اور زور آور لوگ کھڑے ہو جائیں اور پیسنے والیاں رک جائیں۔ اس دن سے ڈر۔ اے اسرائیل[1] ـــــ "

---

[1] بنی اسرائیل کو راہ راست پر قائم رکھنے کے لیے مسلسل انبیاء آئے جو نصیحت کرتے رہے۔ یہ ان ہی نصیحتوں میں سے ایک نصیحت ہے ـــــ

بائبل۔ زبور۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت سلیمانؑ کا خطاب

• ــــــــ[1] اے اسرائیل! انسان کی ہر ایک روش اس کی نظر میں راست ہے۔ پر خداوند دلوں کو جانچتا ہے۔ صداقت اور عدل، خداوند کے نزدیک قربانی سے زیادہ پسندیدہ نہیں۔ اونچی نظر دل کا تکبر اور شریروں کی اقبال مندی گناہ ہے۔ محنتی کی تدبیریں یقیناً فراوانی کا باعث ہیں۔ لیکن ہر ایک جلد بازی کا انجام محتاجی ہے۔ دروغ گوئی سے خزانے حاصل کرنا بے ٹھکانا بخارات کی مانند ہے۔ اور ان کے طالب موت کے طالب ہیں شریروں کا ظلم ان کو اڑا لے جائے گا۔ کیوں کہ انھوں نے انصاف کرنے سے انکار کیا ہے۔ گناہ آلودہ آدمی کی راہ بہت ٹیڑھی ہے۔ پر جو پاک ہے اس کا کام ٹھیک ہے۔ اے اسرائیل غور سے سن[1]۔"

---

[1] حضرت سلیمانؑ حضرت داؤدؑ کے بیٹے اور نبی تھے۔ اپنی شان و شوکت اور اپنے عدالتی فیصلوں کے لیے مشہور ہیں۔ ان کا یہ وعظ بنی اسرائیل کے نام ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت یسعیاہؑ کا خطاب

• ـــــــــ "اے قوم[1] ـــ آہ خطاکار گروہ، بدکرداری سے لدی ہوئی قوم، بدکرداروں کی نسل، مکّار اولاد، جنھوں نے خداوند کو ترک کیا۔ اسرائیل کے قدوس کو حقیر جانا اور گمراہ و برگشتہ ہو گئے۔ تم کیوں بغاوت کر کے اور مار کھاؤ گے ـــــ آہ اے قوم[1]"

• ـــــــــ "آہ" وفادار بستی کیسی بدکار ہو گئی۔ وہ تو انصاف سے معمور تھی۔ اور راست بازی اس میں بستی تھی۔ لیکن اب وہاں خونی رہتے ہیں۔ تیرے سردار گردن کش اور چوروں کے ساتھی ہو گئے۔ ان میں سے ہر ایک رشوت دوست اور انعام طلب ہے۔ وہ یتیموں کا انصاف نہیں کرتے۔ اور بیواؤں کی فریاد ان تک نہیں پہنچتی[2]۔

• ـــــــــ [3] وہ اہل مشرق کی رسوم سے پُر ہیں۔ اور فلستیوں کی مانند شگون لیتے اور بیگانوں کی اولاد کے ساتھ ہاتھ پہ ہاتھ مارتے ہیں۔ ان کی سرزمین بتوں سے پُر ہے۔ وہ اپنے ہی ہاتھوں کی صنعت یعنی اپنی ہی انگلیوں کی کاریگری کو سجدہ کرتے ہیں۔"

• ـــــــــ "اور خداوند فرماتا ہے۔ چوں کہ صیہون کی بیٹیاں متکبر ہیں۔ گردن کشی اور شوخ چشمی سے خراماں ہوتی اور اپنے پاؤں سے ناز رفتاری کرتی اور گھنگرو بجاتی جاتی ہیں۔ اس لیے اللہ ان کے سر گنجے

---

[1] حضرت یسعیاہ اسرائیلی نبی تھے۔ بنی اسرائیل کا بگاڑ انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔ اور وہ ان کو راہِ ہدایت پر لانے کی کوشش کرتے رہے۔ (باب ۳ آیت ۹-۱۴)

[2] بائبل باب ۱ آیات ۴-۵۔ [3] باب ۱- آیات ۲۱-۲۴۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جسم بے پردہ کر دے گا۔ تیرے بہادر تہ تیغ ہوں گے اور تیرے پہلوان جنگ میں قتل ہوں[1] گے۔

یہ جھوٹے لوگ اور جھوٹے فرزند ہیں۔ جو خدا کی شریعت سننے سے انکار کرتے ہیں[2]۔"

---

[1] باب ۲ آیت ۶۔ ۸۔

[2] باب ۳ آیت ۱۶۔ ۲۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت یرمیاہ کا خطاب

• ——— "اے قوم[1] سن۔ تیرا خداوند یوں فرماتا ہے کہ
تمہارے باپ دادا نے مجھ میں کونسی بے انصافی پائی جس کے سبب سے وہ مجھ سے دور ہوگئے۔ میں تم کو باغوں والی زمین میں لایا کہ تم اس کے میوے اور پھل کھاؤ۔ مگر تم داخل ہوئے تو تم نے میری زمین کو ناپاک کر دیا۔ مدت ہوئی کہ تو نے اپنے جوئے کو توڑ ڈالا۔ اور اپنے بندھنوں کے ٹکڑے کر ڈالے اور کہا کہ میں تابع نہ رہوں گی۔ ہاں ہر ایک اونچے پہاڑ پر ہرے درخت کے نیچے بدکاری کے لیے تو لیٹ گئی[2]۔ جس طرح چور پکڑا جانے پر رسوا ہوتا ہے۔ اسی طرح اسرائیل کا گھرانا رسوا ہوا۔ لیکن تیرے وہ بت کہاں ہیں جن کو تو نے اپنے لیے بنایا۔ اگر وہ تیری مصیبت کے وقت تجھ کو بچا سکتے ہیں تو اٹھیں۔ کیوں کہ اے یہوداہ جتنے تیرے شہر ہیں اتنے ہی تیرے معبود ہیں[3]۔"

• ——— خداوند نے مجھ سے فرمایا کیا تو نے دیکھا کہ برگشتہ اسرائیل نے کیا کیا۔ وہ ہر ایک اونچے پہاڑ پر گئی اور وہاں بدکاری کی۔ اور اس کی بے وفا بہن یہوداہ نے بھی یہ حال دیکھا۔ جب میں نے اسے زنا کی بدولت طلاق نامہ لکھ دیا تب بھی اس کی بہن یہوداہ نہ ڈری۔ بلکہ اس نے بھی جا کے

---

[1] یہ بنی اسرائیل میں بگاڑ کے دور میں مبعوث ہوئے۔ اور انہیں وعظ و تلقین کرتے رہے۔

[2] قوم میں بت پرستی اور بدعت پرستی ہوگئی تھی۔ اور ایسے استھانوں پر غیر اللہ کے سامنے نذریں چڑھانے کے شرک کو بدکاری سے تشبیہ دی گئی ہے۔

[3] بائبل باب ۲ آیت ۵ تا ۲۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدکاری کی اور برائی سے زمین کو ناپاک کیا۔ اور پتھر اور لکڑی[1] کے ساتھ زناکاری یعنی بت پرستی کی[2]۔

لوگو ــــ یروشلم کے کوچوں میں گشت کرو اور دریافت کرو اس کے کوچوں میں ڈھونڈو۔ اگر وہاں کوئی آدمی ملے جو انصاف کرنے والا اور سچائی کا طالب ہو تو میں اُسے معاف کروں۔ میں تجھے کیسے معاف کروں جو خداوند کے ساتھ شرک کرتی ہے[3]۔

---

[1] پتھر اور لکڑی کے بتوں کے استھان بنا کر ان کی پوجا کی۔ شرک کو بدکاری کہا گیا ہے۔

[2] باب ۳ آیت ۶ - ۹۔

[3] باب ۵ - آیت ۱ - تا ۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ہوسیعؑ کا خطاب

● ——— "اے بنی اسرائیل! خداوند کا کلام سنو۔ کیوں کہ اس ملک کے رہنے والوں سے خداوند کا جھگڑا ہے۔ کیوں کہ یہ ملک راستی و شفقت اور خدا شناسی سے بالکل خالی ہے۔ بدزبانی، عہد شکنی اور خون ریزی اور چوری اور حرام کاری کے سوا اور یہاں کچھ نہیں ہوتا۔ وہ ظلم کرتے ہیں۔ اور خون پر خون ہوتا ہے۔ اس لیے ملک ماتم کرے گا۔ اور اس کے تمام باشندے جنگلی جانوروں اور ہوا کے پرندوں سمیت ناتواں ہو جائیں گے بلکہ سمندر کی مچھلیاں بھی غائب ہو جائیں گی۔ یہ برباد ہو جائیں گے"[2]

---

[1] آپ اسرائیلی نبی تھے۔ بنی اسرائیل کے بگاڑ کے آخری دور میں تنبیہ کے لیے آئے۔ لیکن ان کی کسی نے نصیحت نہ سنی، یہاں تک کہ بخت نصر کے فتنہ نے ان کو طویل دور غلامی سے دوچار کر دیا۔

[2] انجیل۔ باب ہوسیع نبی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت حزقیلؑ نبی کا وعظ

• ــــــــــــ "اے آدم زاد تو بنی اسرائیل کو یہ گھر دکھا تاکہ وہ اپنی بدکرداری سے شرمندہ ہو جائیں۔ اور اگر وہ اپنے سب کاموں سے پشیمان ہوں تو اس گھر کا نقشہ اور اس کی ترتیب اور اس کے مخارج و مداخل اور اس کی تمام شکل اور اس کے کل احکام اور اس کی پوری وضع قطع اور تمام قوانین ان کو دکھا۔ اور ان کی آنکھوں کے سامنے ان کو دیکھ تاکہ وہ اس کا کل نقشہ اور اس کے تمام احکام کو جان کر ان پر عمل کریں۔ اس گھر کا قانون یہ ہے کہ اس کی تمام سرحدیں پہاڑ کی چوٹی پر اور اس کے گرداگرد نہایت مقدس ہوں گی۔ دیکھ۔ یہی اس گھر کا قانون ہے۔"

ؔ حضرت حزقی ایل انجیل کی رو سے اسرائیلی نبی تھے۔ اور ان کے بگاڑ پہ اصلاح کے لیے مبعوث ہوئے تھے۔

ؔ بیت المقدس کہ انجیل باب حزقی ایل نبی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت دانیالؑ نبی کا خطاب

● ـــــ "اے خداوند۔ صداقت تیرے لیے ہے۔ اور رسوائی ہمارے لیے۔ جیسے اب یہوداہ کے لوگوں اور یروشلیم کے باشندوں اور دور و نزدیک کے تمام بنی اسرائیل کے لیے رسوائی ہی رسوائی ہے۔ جن کو تو نے تمام ممالک میں ہانک دیا۔ کیوں کہ انھوں نے تیرے خلاف گناہ کیا۔ اے خداوند رسوائی ہمارے لیے ہے۔ ہمارے بادشاہوں ہمارے امراء اور ہمارے باپ دادا کے لیے ہے۔ کیوں کہ ہم تیرے گنہ گار ہوئے۔ خداوند ہمارا خدا رحیم و غفور ہے۔ تو ہم پر رحم فرما"ـــــ

---

٥ حضرت دانیال بنی اسرائیل کی قید و بند اور بخت نصر کی غلامی کے بعد مبعوث ہوئے۔ انھوں نے بنی اسرائیل کی تباہی پر نوحہ کیا اور مناجات کی۔ اور خدا کے فضل و رحم کی درخواست کی۔

انجیل۔ باب دانیال نبی کا دن۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت سموئیل[1] کا وعظ

• ——— " اے بنی اسرائیل ۔ اگر تم خداوند سے ڈرتے اور اس کی پرستش کرتے ۔ اور اس کی بات مانتے رہو۔ اور خداوند کے حکم سے سرکشی نہ کرو۔ اور تم اور وہ بادشاہ بھی جو تم پر سلطنت کرتا ہے خداوند اپنے خدا کے پیرو بنے رہو' توحید پر اگر تم خداوند کی بات نہ مانو۔ بلکہ خداوند کے حکم سے سرکشی کرو تو خداوند کا ہاتھ تمہارے خلاف ہوگا۔ جیسے وہ تمہارے باپ دادا کے خلاف ہوتا تھا۔ . . .
اور تم جان لو گے اور دیکھ بھی لوگے کہ تم نے خداوند کے حضور اپنے لیے بادشاہ مانگنے سے کتنی بڑی شرارت کی ہے[2] " ———

---

[1] یہ سموئیل نبی بھی بنی اسرائیل کے انبیاء میں سے تھے۔ وہ انہیں راہ راست پر چلنے کی تلقین کرنے کے لیے مبعوث ہوئے تھے۔ اور شریعت موسوی پر عامل تھے۔ نبی کی موجودگی میں انہوں نے ایک بادشاہ مقرر کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ جسے خدا اور وقت کے رسول نے ناپسند فرمایا۔ لیکن ان کی خواہش کے مطابق طالوت کو بادشاہ مقرر کر دیا گیا تھا۔

[2] بائیل آیت ۱۲ - ۲۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عیسیٰؑ کا خطاب

پنگھوڑے میں[1] :-

• —— "بچہ بول اٹھا - میں اللہ کا بندہ ہوں - اس نے مجھے کتاب دی اور نبی بنایا اور بابرکت کیا جہاں بھی میں رہوں - اور نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کا حکم دیا جب تک میں زندہ رہوں - اور اپنی والدہ کا حق ادا کرنے والا بنایا اور مجھے جبار اور شقی نہیں بنایا - سلام ہے مجھ پہ جب کہ میں پیدا ہوا - اور جب کہ میں مروں - اور جب کہ زندہ کر کے دوبارہ اٹھایا جاؤں[2] ۔"

قوم سے خطاب

• —— "اے بنی اسرائیل - میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا

---

[1] انبیاء بنی اسرائیل کے سلسلہ میں حضرت عیسیٰؑ آخری نبی ہیں۔ بخت نصر کی غلامی کے بعد فلسطین میں دوبارہ آبادکاری کے بعد بھی جو اسرائیلی واپس ارض مقدس فلسطین میں آئے - ان کے خدا کی نافرمانی اور دنیا پرستی کے بری لچھن رہے - انہوں نے ظلم و ستم کو شعار بنایا۔ غیر قوموں کے شرک و بدعت کو اختیار کر لیا تو انبیاء پر انبیاء آتے رہے - یہاں تک کہ حضرت عیسیٰؑ تشریف لائے - انہوں نے اپنے تین سالہ دورِ نبوت میں ان کے ہر ہر گروہ کو راہ راست کی طرف بلایا۔ لیکن بدکار قوم راہِ راست پر نہ آئی - بلکہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو برابا ڈاکو کے بدلے پھانسی کی سزا دینے کا مطالبہ کیا۔ پس حضرت عیسیٰؑ اٹھا لئے گئے - اور اس قوم کو دنیا کی راہ نمائی اور ہدایت کے مقام سے ہٹا دیا گیا۔

[2] سورہ مریم آیت ۲۹ تا ۳۳ -

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول ہوں۔ تصدیق کرنے والا ہوں اس توریت کی جو مجھ سے پہلے آئی ہوئی موجود ہے۔ اور بشارت دینے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا۔ جس کا نام احمد ہوگا[1]۔"

• ——— اے اسرائیل ——— تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر۔ اور صرف اسی کی عبادت کر[2]۔"

• ——— اے محنت اٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو۔ سب میرے پاس آؤ میں تم کو آرام دوں گا۔ میرا جوا اپنے اوپر اٹھالو ... میرا جوا ملائم ہے۔ اور میرا بوجھ ہلکا[3]۔"

•" ——— تم لوگ خدا کے حکم کو تو باطل کرتے ہو۔ اور اپنے گھڑے ہوئے قوانین کو برقرار رکھتے ہو۔ خدا نے توریت میں حکم دیا تھا کہ ماں باپ کی عزت کرو۔ اور جو کوئی ماں باپ کو برا کہے وہ جان سے مارا جائے مگر تم کہتے ہو کہ جو شخص اپنے ماں باپ سے یہ کہہ دے کہ میری جو خدمت تمہارے کام آسکتی تھیں انہیں میں خدا کی نذر کر چکا ہوں۔ اس کے لیے بالکل جائز ہے کہ پھر ماں یا باپ کی کوئی خدمت نہ کرے[4]۔"

• ——— " خدا کا روز عدالت ایسا خوفناک ہوگا! میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ مجرم اپنے خلاف خدا کو غضب میں بولتا سننے کی نسبت دس جہنم بآسانی قبول کرلیں گے۔ ان کے خلاف تمام مخلوق، اشیاء گواہ ہونگی میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ نہ صرف مجرم ڈریں گے بلکہ ولی اور خدا کے برگزیدہ

---

[1] الصف آیت ۶ [2] متی ۴ - ۱۵ [3] متی ۱۱ - ۲۸ - ۳۵

[4] متی ۱۵ - ۴ - ۹ مرقس ۷ - ۵ - ۱۳ -

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ڈریں گے۔ یہاں تک کہ ابراہام کو اپنی راست بازی پر بھروسہ نہ ہوگا اور ایوبؑ کو اپنی بے گناہی پر اعتماد نہ ہوگا۔ اور میں کیا کہوں خدا کا رسول بھی خوف زدہ ہوگا۔ کیوں کہ خدا اپنا جلال ظاہر کرنے کے لیے اپنے رسول کا حافظہ محو کر دے گا۔ یہاں تک کہ اُسے یاد نہ ہوگا کہ خدا نے اسے سب چیزیں عطا کی ہیں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں آؤ میں دل کی بات بتاؤں۔ میں کانپتا ہوں۔ کیوں کہ دنیا مجھے خدا کہے گی۔ اور اس کے لیے مجھے جواب دہی کرنا ہوگی۔ خدائے زندہ کی قسم۔ جس کے حضور میری روح قائم ہے۔ میں ایک فانی بشر ہوں۔ جیسے اور انسان ہیں۔ کیوں کہ اگرچہ خدا نے مجھے اسرائیل کے گھرانے پر معذوروں کی صحت اور گناہ گاروں کی اصلاح کے لیے نبی بنایا ہے میں خدا کا عاجز بندہ ہوں۔ اور تم اس کے گواہ ہو[1]

• ——— "اے یروشلیم۔ اے اسرائیل میں تجھ پر روتا ہوں کہ تو اپنے عذاب سے بے خبر ہے۔ کیوں کہ میں تو چاہتا تھا کہ تجھے تیرے خالق خدا کی محبت کی طرف سمیٹ لوں۔ جیسے مرغی اپنے چوزوں کو اپنے پیروں تلے سمیٹ لیتی ہے۔ پر تو نے نہ چاہا۔ سو خدا تجھ سے یوں فرماتا ہے"

• ——— "اے شہر دل کے سخت، اور عقل کے اندھے۔ میں نے تیری طرف آپ کا خادم (نبی) بھیجا۔ اس غرض سے کہ وہ تجھے تیرے خداوند کی طرف پلٹائے اور تو توبہ کرے۔ پر تو ——— اے ابتری والے شہر! وہ سب بھول گیا جو میں نے اے اسرائیل تیری محبت میں مصر سے اور فرعون سے کیا تھا۔ تو کتنی ہی بار روتا ہے کہ میرا خادم تیرے بیماری والے بدن کو شفا دے۔ پر تو میرے خادم کو قتل کرنے کے درپے ہے۔ کیوں کہ وہ تیری گناہ والی روح کو شفا دینا چاہتا ہے۔

---

[1] انجیل برنباس۔ [2] لوقا باب ۱۳ ۳۴۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"—— تو پھر کیا تو مجھ سے بے سزا پائے بچ جائے گا۔ پھر کیا تو ابد تک جئے گا۔ اور کیا تیرا غرور تجھے میرے ہاتھوں سے بچا لے گا۔ ؟ کیوں کہ میں تجھ پر شہر یاروں کو فوجوں کے ساتھ لاؤں گا۔ اور وہ طاقت کے ساتھ تجھے گھیر لیں گے۔ اور میں اس طرح تجھے ان کے ہاتھوں میں دوں گا کہ تیرا سارا غرور جہنم میں جا گرے گا[1]۔

—— پھر میں نہ بوڑھوں کو معاف کروں گا نہ بیواؤں کو۔ میں بچوں کو بھی معاف نہ کروں گا۔ بلکہ میں تم سب کو قحط، تلوار اور رخواری کے حوالے کروں گا۔ اور یہ ہیکل، جس پر میں رحمت کی نظر کرتا رہا ہوں۔ اسے شہر ویران کر دوں گا۔ یہاں تک کہ قوموں میں تم ایک افسانہ، ایک مضحکہ۔ اور ایک کہاوت بن کر رہ جاؤ گے۔ یوں میرا غضب تجھ پہ قائم ہے۔ اور میرا غصہ سو نہیں رہا ہے ——"

• "—— یروشلم جو تو نبیوں کو قتل کرتا اور جو تیرے پاس بھیجے گئے ان کو سنگسار کرتا ہے۔ کتنی بار میں نے چاہا جیسے مرغی اپنے بچوں کو پروں تلے جمع کر لیتی ہے۔ اس طرح میں بھی تیرے لڑکوں کو جمع کر لوں مگر تو نے نہ چاہا۔ دیکھو تمہارا گھر تمہارے لیے ویران چھوڑا جاتا ہے[2]۔"

حضرت مسیحؑ کا آخری خطاب

• "—— اے یروشلم کی بیٹیو! میرے لیے نہ روؤ۔ بلکہ اپنے لیے اور اپنے بچوں کے لیے روؤ۔ کیوں کہ دیکھو وہ دن جلد آتے ہیں۔ جب سب کہیں گے مبارک ہیں وہ بانجھیں اور وہ پیٹ جو نہ جنیں۔ اور وہ چھاتیاں جنہوں نے دودھ نہ پلایا۔ اس وقت وہ پہاڑوں سے کہیں گے

---

[1] تق: لوقا باب ۱۵۔ [2] لوقا ۳۷ - ۳۸ -

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ہم پر گر پڑو۔ اور ٹیلوں سے کہیں گے ہمیں چھپا لو۔ لیکن کوئی پناہ نہ ہوگی"[1]

فقیہوں سے خطاب

• ـــــــــ" اے فقیہو! اے فریسیو۔ اے کاہنو۔ بتاؤ تم سرداروں کی طرح گھوڑے چاہتے ہو۔ پر جنگ پر جانا نہیں چاہتے۔ تم عورتوں کی طرح نفیس کپڑے چاہتے ہو۔ پر کاتنا اور ریچے پالنا نہیں چاہتے۔ تم کھیت کی پیداوار چاہتے ہو پر زمین جوتنا نہیں چاہتے۔ تم سمندر کی مچھلیاں چاہتے ہو پر ماہی گیری کو نکلنا نہیں چاہتے۔ تم شہریوں کی طرح عزت چاہتے ہو پر جمہوریہ کی ذمہ داری نہیں چاہتے۔ اور تم کاہنوں کی حیثیت سے ان کے منصب کے پھل چاہتے ہو۔ پر خدا کی حقیقی خدمت کرنا نہیں چاہتے۔ پھر خدا تم سے کیا سلوک کرے گا جب کہ تم ہر بھلائی چاہتے ہو اور برائی کو نہیں؟ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ خدا تمہیں وہ جگہ دے گا جہاں تمہیں ہر برائی ملے گی۔ اور بھلائی کوئی نہیں[2] ـــــــ"

حواریوں سے خطاب

• ـــــــــ" مبارک ہیں وہ جو راست بازی کے سبب ستائے گئے ہیں۔ کیوں کہ آسمان کی بادشاہت انہی کی ہے"[3]

• ـــــــــ" جو کوئی اپنی جان بچاتا ہے۔ اسے کھوئے گا۔ اور جو کوئی میرے سبب اپنی جان کھوتا ہے اسے بچائے گا"[3] ـــــــ

ـــــــــ" جس کسی نے اپنے گھروں یا بھائیوں یا بہنوں یا باپ

---

[1] لوقا باب ۲۳ آیت ۲۸-۳۵) [2] انجیل برناس [3] متی ۵-۱۵-

[3] متی ۱۵-۳۹-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا ماں یا بچوں یا کھیتوں کو میرے نام کی خاطر چھوڑ دیا ہے۔ اس کو سو گنا ملے گا۔ اور وہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہو گا[1]

"سنو۔ خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے۔ تو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت سے خداوند اپنے پیارے خدا سے محبت کر۔"

• دیکھو تم کو بھی نئے انسان بننا ہو گا۔ اگر تم وہ نئی تعلیم لو گے جو میرے منہ سے نکلے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جس طرح ایک شخص اپنی آنکھوں سے بیک وقت آسمان اور زمین نہیں دیکھ سکتا اسی طرح خدا اور دنیا سے بیک وقت محبت رکھنا ناممکن ہے۔

"کوئی شخص دو مالکوں کی۔ جو باہم دشمن ہوں خدمت نہیں کر سکتا۔ کیوں کہ اگر ایک تم سے محبت رکھے گا تو دوسرا دشمنی کرے گا۔ اسی لیے میں تم سے کہتا ہوں کہ تم خدا اور دنیا کی خدمت نہیں کر سکتے۔ کیوں کہ دنیا جھوٹ، ہوس اور لالچ میں پڑی ہے۔ پس تم دنیا میں سکون نہیں پا سکتے سوا اذیت اور گھاٹے کے۔ لہذا خدا کی خدمت کرو اور دنیا سے نفرت رکھو کیوں کہ مجھی سے تم اپنی جانوں کے لیے آرام پاؤ گے۔ میری باتیں سنو۔ کیوں کہ میں تم سے حق کہتا ہوں۔"

• "سنو! تم اپنے دلوں کو دنیوی خواہشوں سے بھاری نہ کرو کہ نہیں کوئی پہننے کو دے گا یا ہمیں کوئی کھلائے گا؟ بلکہ تم پھولوں اور درختوں اور پرندوں کو دیکھو جنہیں ہمارا خداوند خدا سلیمان کی تمام شان و شوکت کی مانند پہناتا اور غذا دیتا ہے۔ اور وہ تمہیں بھی غذا پہنچانے پر قادر ہے۔ وہ خدا جس نے تمہیں پیدا کیا۔ اور اپنی خدمت کے لیے

---

[1] متی ۱۹-۲۹ [2] متی باب ۲-۴-۲- لوقا باب ۱۲-۱۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلب کیا جس نے چالیس سال تک اپنی قوم بنی اسرائیل پر بیابان تیہ میں آسمان سے مَن نازل کیا۔[1] اور اُن کے کپڑوں کو بوسیدہ یا تلف نہ ہونے دیا۔ دراں حالیکہ وہ عورتوں اور بچوں کے علاوہ چھ لاکھ چالیس ہزار مرد تھے۔[2] میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ آسمان اور زمین ٹل جائیں گے۔ مگر اس کی رحمت ان پر جو اس سے ڈرتے ہیں نہ ٹلے گی۔"

"---- اے میرے شاگردو! دعا برابر مانگتے رہا کرو۔ تاکہ تم پاؤ۔ کیوں کہ جو ڈھونڈتا ہے وہ پاتا ہے۔ اور جو کھٹکھٹاتا ہے۔ اس کے لیے کھولا جاتا ہے۔ اور جو مانگتا ہے اسے ملتا ہے۔ اور اپنی دعائیں بہت بولنے پر دھیان نہ دو۔ کیوں کہ خدا دل کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ اس نے سلیمانؑ کی معرفت فرمایا۔ اے میرے بندے اپنا دل مجھے دے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ خدائے زندہ کی قسم، شہر کے ہر حصے میں ریاکار بہت دعا مانگتے ہیں تاکہ لوگ انہیں دیکھیں۔ اور ولی سمجھیں۔ مگر اُن کا دل شرارت سے بھرا ہوتا ہے۔ سو وہ جو کچھ مانگتے ہیں اس سے غرض نہیں رکھتے۔ ضرور ہے کہ تو دل سے دعا مانگے۔ اگر تو چاہتا ہے کہ خدا اسے قبول کرے۔ بھلا بتاؤ! رومی حاکم یا ہیرودیس سے بات کرنے کون جائے گا جب تک وہ یہ نہ سمجھ لے کہ کس کے پاس جانا ہے اور کیا کرنا چاہتا ہے؟ یقیناً کوئی نہیں۔ اور جب آدمی سے بات کرنے کے لیے آدمی یہ کچھ کرتا ہے تو خدا سے بات کرنے اور اپنے گناہوں پر اس کی رحمت مانگنے اور ساتھ ہی جو کچھ اس نے عطا کیا ہے اس کا شکر ادا کرنے کے لیے آدمی کو کیا کرنا چاہیے۔"[3]

"---- یقین جانو۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم نے میری

---

[1] استثنایت ۳-۱۶ [2] خروج ب ۱۲-۳۷

[3] انجیل برنباس۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باتوں کا لحاظ رکھا تو دنیا تم سے خوف کھائے گی۔ کیوں کہ اسے اپنی بدکرداری کے فاش ہونے کا ڈر نہ ہو تو وہ تم سے دشمنی حد کرے۔ مگر اسے افشا ہونے کا ڈر ہے۔ اس لیے وہ تم سے دشمنی کرے گی اور تمہیں ستائے گی۔ اگر تم دنیا کو اپنی باتوں کا مذاق اڑاتے دیکھو تو برا نہ ماننا۔ بلکہ یہ سمجھنا کہ کس طرح خدا جو تم سے بھی بڑا ہے۔ دنیا اس کا مذاق اس طرح اڑاتی ہے کہ اس کی حکمت بھی پاگل پن گنی جاتی ہے۔ اگر خدا حلم سے دنیا کو برداشت کرتا ہے تو اے زمین کی خاک اور مٹی تم کیوں برا مانو۔ اپنے صبر سے تم اپنی جان بچائے رکھو گے

پس اگر کوئی تمہارے ایک گال پر طمانچہ مارے تو تم اسے مارنے کے لیے دوسرا گال بھی پیش کردو۔ بدی کے بدلے بدی نہ کرو۔ کیوں کہ یہ بدترین جانور بھی کرتے ہیں۔ بلکہ بدی کے بدلے بھلائی کرو۔ اور جو تم سے دشمنی کریں ان کے لیے خدا سے دعا کرو۔ آگ سے آگ نہیں بجھتی بلکہ پانی سے بجھتی ہے۔ اسی طرح میں تم سے کہتا ہوں کہ تم بدی پر بدی سے غالب نہ آسکو گے بلکہ بھلائی سے خدا کو دیکھو جو نیک اور بد دونوں پر دھوپ بھیجتا ہے اور اسی طرح بارش۔ پس تم بھی سب سے بھلائی کرو۔ کیوں کہ توریت میں لکھا ہے تم پاک بنو۔ کیوں کہ میں تمہارا خدا پاک ہوں۔ تم کھرے بنو۔ کیوں کہ میں کھرا ہوں۔ اور تم کامل بنو۔ کیوں کہ میں کامل ہوں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ نوکر اپنے آقا کو خوش رکھنے کے طریقے مدنظر رکھتا ہے۔ سو وہ ایسا کوئی لباس نہیں پہنتا جو اس کے آقا کو ناپسند ہو۔ تمہارے لباس تمہارا عزم اور تمہاری محبت ہیں۔ سو۔ خبردار۔ ایسی بات کا عزم یا محبت نہ رکھنا جو ہمارے خداوند خدا کو ناپسند ہو۔ یقین رکھو کہ خدا کو دنیا کے ٹھاٹھ اور خواہشات ناگوار ہیں۔ سو تم بھی دنیا سے نفور رہو۔[1]

---

[1] انجیل برنباس۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصحاب کہف کا اعلان

—————— " انہوں[1] نے اعلان کر دیا " ہمارا رب تو بس وہی ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ ہم اُسے چھوڑ کر کسی دوسرے معبود کو نہ پکاریں گے۔ اگر ہم ایسا کریں تو بالکل بے جا بات کریں گے ___

(پھر انہوں نے باہمی آپس میں ایک دوسرے سے کہا)

" یہ ہماری قوم تو رب کائنات کو چھوڑ کر دوسرے خدا بنا بیٹھی ہے یہ لوگ اپنے اس عقیدے پر کوئی واضح دلیل کیوں نہیں لاتے۔ آخر اس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے "

اب جب کہ تم ان سے اور ان کے معبودانِ غیر اللہ سے بے تعلق ہو چکے ہو تو آؤ چلو اب فلاں غار میں چل کر پناہ لیں۔ تمہارا رب تم پر اپنی رحمت کا دامن وسیع کرے گا۔ اور تمہارے کام کے لیے سر و سامان مہیا کر[2] دے گا ___ "

---

[1] اصحاب کہف چند نوجوان رفقاء تھے۔ جو حضرت عیسیٰؑ کے دین کے پیرو اور خدا پرست تھے۔ جب کہ قوم کا بادشاہ دقیانوس ظالم سرکش اور خدا کا باغی تھا۔ اور اس نے انہیں جبراً اپنے دین کفر میں واپس لانے کی کوشش کی۔ اور انہیں انکار کی صورت میں قتل کی دھمکی دی۔ انہوں نے ایمان چھوڑنے کی بجائے گھر بار اور قوم کو چھوڑنا گوارا کر لیا۔ اور آپ غار میں پناہ گزین ہو گئے۔ قرآن نے ان کے عزم حق کو بیان کیا ہے۔

[2] سورہ کہف آیت ۱۴ - ۱۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنوّں کا اپنی قوم سے خطاب

• "ــــــــ ہم نے ایک بڑا ہی عجیب قرآن سنا ہے۔ جو راہِ راست کی طرف راہ نمائی کرتا ہے۔ اس لیے ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں۔ اور اب ہم ہرگز اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔ اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔ اس نے کسی کو بیوی یا بیٹا نہیں بنایا ہے۔ اور یہ کہ ہمارے نادان لوگ اللہ کے بارے میں بہت ہی خلافِ حق باتیں کہتے ہیں۔ ہم تو سمجھے تھے کہ انسان اور جن کبھی خدا کے بارے میں جھوٹ نہیں بول سکتے۔ اور یہ کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جنوّں سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ جس نے جنوں کا غرور اور زیادہ بڑھا دیا۔

اور یہ کہ انسانوں نے بھی ویسا ہی گمان کیا جیسا تمہارا گمان تھا۔ کہ اللہ کسی کو رسول بنا کر نہ بھیجے گا۔ اور یہ کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو دیکھا کہ وہ پہرے داروں سے پٹا پڑا ہے۔ اور شہابوں کی بارش ہو رہی ہے۔ اور یہ کہ پہلے ہم سن گن لینے کے لیے آسمان میں بیٹھنے کی جگہ پا لیتے تھے۔ مگر اب جو چوری چھپے سننے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ اپنے لیے گھات میں ایک شہابِ ثاقب لگا ہوا پاتا ہے۔ اور یہ کہ ہماری سمجھ میں نہ آتا تھا کہ آیا زمین والوں کے ساتھ کوئی بُرا معاملہ کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کا رب انہیں راہِ راست دکھانا چاہتا ہے۔ اور یہ کہ ہم میں سے کچھ لوگ صالح ہیں اور کچھ اس سے فروتر ہیں۔ ہم مختلف طریقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ اور یہ کہ ہم سمجھتے تھے

لہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی قرآن سننے کے بعد بعض جن مسلمان ہو گئے اور انہوں نے جا کر اپنی قوم کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی۔ جسے قرآن نے ریکارڈ کر کے بیان کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ نہ زمین میں اللہ کو عاجز کر سکتے ہیں اور نہ بھاگ کر اُسے ہرا سکتے ہیں۔ اور یہ کہ جب ہم نے ہدایت کی تعلیم سنی تو اس پر ایمان لے آئے۔ اب جو کوئی بھی اپنے رب پر ایمان لے آئے گا اُسے کسی حق تلفی یا ظلم کا خوف نہ ہو گا۔ اور یہ کہ ہم میں سے کچھ مسلم (اللہ کے اطاعت گزار) ہیں اور کچھ حق سے منحرف۔ تو جنہوں نے اسلام (اطاعت کا راستہ) اختیار کر لیا۔ انہوں نے نجات کی راہ ڈھونڈ لی۔ اور جو حق سے منحرف ہیں وہ جہنم کا ایندھن بننے والے ہیں[1] ——"

• —— اے ہماری قوم کے لوگو! ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے۔ تصدیق کرنے والی ہے اپنے پہلے سے آئی ہوئی کتابوں کی۔ اور رہنمائی کرتی ہے حق اور راہِ راست کی طرف —— اے ہماری قوم کے لوگو! اللہ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کر لو۔ اور اس پر ایمان لے آؤ۔ اللہ تمہارے گناہوں سے درگزر فرمائے گا۔ اور تمہیں عذاب الیم سے بچائے گا[2]۔

---

[1] سورہ الجن۔ آیت ۱۔ ۱۵ [2] سورۃ الاحقاف ۲۸۔ ۳۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور اکرمؐ کا خطاب

پہلی دعوتی تقریر:

• ـــــــ ایک روز نبی اکرمؐ نے کوہ صفا پر چڑھ کر لوگوں کو پکارنا شروع کیا۔ جب سب جمع ہو گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجمع سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ تم مجھے بتاؤ کہ تم مجھے سچا سمجھتے ہو یا جھوٹا[۱]؟ (سب نے ایک آواز سے کہا۔ ہم نے تو کوئی بات غلط یا بے ہودہ آپ کے منہ سے کبھی نہیں سنی۔ ہم یقین سے کہتے ہیں کہ آپ صادق اور امین ہیں)

(اس پر حضورؐ نے فرمایا) "دیکھو میں پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا ہوں۔ اور تم اس کے نیچے ہو۔ میں پہاڑ کے ادھر بھی دیکھ رہا ہوں اور ادھر بھی نظر کر رہا ہوں۔ اچھا اگر میں یہ کہوں کہ رہزنوں کا ایک مسلح گروہ دور سے نظر آ رہا ہے۔ جو مکہ پر حملہ آور ہو رہا ہے تو کیا تم اس کا یقین کر لو گے۔" (لوگوں نے کہا "بے شک! کیوں کہ ہمارے پاس تجھ جیسے راست باز آدمی کے جھٹلانے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ خصوصاً جب کہ وہ ایسے بلند مقام پر کھڑا ہو اور دونوں طرف دیکھ رہا ہو۔ حضورؐ نے فرمایا (یہ سب کچھ سمجھانے کے لیے مثال تھی)

" ـــــــ اب یہ یقین کر لو کہ موت تمہارے سر پر آ رہی ہے۔ اور تمہیں

---

[۱] حضورؐ کو جب پہلی بار حکم ہوا کہ اپنی قوم تک اسلام کی دعوت پہنچاؤ تو حضورؐ نے سارے قریش کے مجمع کو جمع کر کے یہ تقریر فرمائی۔ تقریر سن کر ابولہب اور دوسرے کفار نے بار بار جھٹلایا اور حضرت علیؓ نے بار بار اُٹھ کر تائید کی۔ اور مجمع منتشر ہو گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے۔ اور میں عالم آخرت کو بھی ایسا ہی دیکھ رہا ہوں جیسا کہ دنیا پر تمہاری نظر ہے۔"

"جو تعلیم میں لے کر آیا ہوں وہ نہ طلب اموال کے لیے ہے اور نہ جلب شرف یا حصولِ سلطنت کے واسطے ہے۔ بات یہ ہے کہ خدا نے مجھے تمہاری طرف اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے۔ مجھ پر کتاب اتاری ہے۔ مجھے اپنا بشیر و نذیر بنایا ہے۔ اگر تم میری تعلیمات کو قبول کر لو گے تو یہ تمہارے لیے دنیا و آخرت کا سرمایہ ہے۔ اور اگر رد کر دو گے تب میں اللہ کے حکم کا انتظار کروں گا کہ میرے اور تمہارے لیے کیا حکم بھیجتا ہے۔"

حضورؐ اکرم کی دُعا (بدر میں)

"خدایا! یہ ہیں قریش" اپنے سامان غرور کے ساتھ آئے ہیں۔ تاکہ تیرے رسول کو جھوٹا ثابت کریں۔ خداوندا! بس اب آجائے تیری وہ مدد جس کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ اے خدا اگر آج یہ مٹھی بھر جماعت ہلاک ہو گئی تو روئے زمین پر پھر تیری عبادت نہ ہو گی۔"

وادی صفا میں خطاب (مکہ میں)

"تمام خوبیاں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ ہم اسی کی حمد کرتے ہیں۔ اور اسی سے مغفرت چاہتے ہیں۔"

"اے لوگو! میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ حق سبحانہ و تعالیٰ ساری دنیا کا

لہ بدر کے معرکے میں کفار قریش غرق آہن ہو کر آئے۔ تاکہ اسلام کو شکست دی جائے اور مسلمان بالکل بے سرو سامان تھے۔ اس وقت حضور اکرم نے میدان بدر میں یہ دعا بار بار کی۔ اور الحاح و زاری سے حضور کی چادر مبارک بار بار شانوں سے ڈھلک گئی۔ یہاں تک کہ دعا کی قبولیت کی بشارت ملی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خالق و مالک ہے۔ وہ واحد و یکتا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ اور قائم ہے۔ نہ اُسے نیند آتی ہے نہ غفلت اور جو کچھ زمین و آسمان میں ہے سب اسی کا ہے۔ اور وہ کسی کا محتاج نہیں۔ وہ غنی ہے اور بے نیاز ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ تمام مخلوق کو پالتا ہے اور ہر جاندار کو رزق پہنچاتا ہے۔ ہر چیز اُس نے پیدا کی ہے۔ اور وہ ہی تمام نعمتوں کا سرچشمہ ہے۔ خشکی کا ہر ذرہ اور دریا کا ہر قطرہ اسی نے بنایا ہے۔ اور دنیا کی تمام نعمتیں اسی کی طرف سے ہیں۔ اور دنیا کی ہر شے کی خلق و تربیت میں اسی کا تصرف ہے۔

اے لوگو! حق تعالیٰ نے تمہیں عقل کی نعمت عطا کی ہے۔ تاکہ تم اس کی وحدانیت، ربوبیت، رزاقیت اور خالقیت کے دلائل پر غور کرو۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اس نے اپنے کلام میں اپنی صفات بیان کی ہیں۔

وہ فرماتا ہے کہ تمہارا معبود تو وہی خدائے واحد ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اور وہ عدل و انصاف کے ساتھ کارخانۂ عالم کو سنبھالے ہوئے ہے۔ اور تمام جہان میں صرف اسی کی حکومت ہے۔ اور جو شخص دنیا کی بہتری کا طالب ہے اس سے کہہ دو کہ وہ صرف دنیا کے لیے کیوں ہلاک ہوتا ہے۔ حالانکہ خدا تو دنیا اور آخرت کی بہتری دے سکتا ہے۔ وہ خدا کے پاس آئے اور آخرت کے ساتھ دنیا کو بھی لے۔ وہ رب قدیر تمہارا معبود ہے۔ اور کارساز ہے اور تم پر مہربان ہے۔ اس کے بندوں نے خواہ کتنی ہی اس کی نافرمانیاں کی ہوں اور کتنی ہی بغاوت کی ہو لیکن جب وہ اس کے آگے توبہ کا سر جھکاتے ہیں۔ اور ہر طرف سے کٹ کر صرف اسی کے ہو جانا چاہتے ہیں۔ تو وہ ان کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اور ان کی خطاؤں سے درگزر کر دیتا ہے۔ اور ان کو محبوبیت کا درجہ دے کر ان پر اپنی رحمت کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ اور ان کی دعاؤں کو سنتا اور ان کی آرزوؤں کو پورا کرتا ہے۔ اور اپنے فضلِ بندہ نوازی سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کو ان کے حق سے بڑھ کر نعمتیں عطا فرماتا ہے۔ پس تمہارا فرض ہے کہ اسی کی عبادت کرو۔

اور اے اللہ کے بندو! اگر تم اللہ سے ڈرو اور اس کے حکموں کے آگے جھک جاؤ۔ تو پھر تمہیں کسی چیز کے لیے بھی کسی دوسری تدبیر کے کرنے کی احتیاج باقی نہیں رہے گی۔ اور وہ دنیا میں تمہارے لیے عزت و اطمینان کا شرف پیدا کردے گا۔ اور تمہاری تمام گمراہیوں کو معاف کردے گا۔

اور وہ نہایت رحیم و کریم ہے۔ اور سب سے زیادہ بخشنے والا اور صاحب رحم و الطاف ہے۔

اور اے لوگو! یہ کیا مصیبت ہے کہ تم نے اپنے خالق و مالک کو چھوڑ کر پتھر کے ٹکڑوں کو اپنا معبود بنالیا ہے۔ اور تم یہ سمجھتے ہو کہ ان بتوں کے اندر غیر معمولی طاقتیں ہیں۔ اور جزا و سزا میں ان کو دخل ہے۔ اور قسمتوں کے فیصلے ان کی مرضی سے بدلتے ہیں۔ اور جزا و سزا میں اُن کو دخل ہے اور قسمتوں کے فیصلے ان کی مرضی سے بدلتے ہیں۔ اور نفع اور ضرر پر ان کا اقتدار ہے اور خیر و شر کے مالک ہیں۔ اور کائنات کی تمام قوتیں ان کے تابع ہیں۔ حالاں کہ ان میں سے ایک بات بھی صحیح نہیں۔ اور یہ محض تمہارے عقائد فاسدہ ہیں۔ دیکھو تمہارا رب کس قدر صاف لفظوں میں ارشاد فرماتا ہے۔ کہ یہ لوگ اللہ کے سوا جن بتوں کی پرستش کرتے ہیں وہ نہ ان کو نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان۔ اور دوسروں کو ضرر سے بچانا تو درکنار وہ خود اپنے آپ سے ضرر کو دفع کرنے کی قدرت بھی نہیں رکھتے۔ اور خدائی طاقتوں اور خدائی کاموں میں ذرہ برابر ان کا کوئی حصہ نہیں۔ اور خدائے قدوس شریک سے بے نیاز ہے۔ اس کی سلطنت میں کوئی شریک نہیں۔ اور نہ وہ کمزور ہے کہ اس کا کوئی مددگار ہو۔ اور یہ بت پرست اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہیں وہ کھجور کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔ اگر وہ ان کو پکاریں تو وہ ان کی پکار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں سن سکتے۔

اور اے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم خدائے قدوس کو چھوڑ کر عاجز ہستیوں کی پرستش کرتے ہو۔ تم نے اس کے احسانات کو فراموش کر دیا آہ! اس سے پہلے کہ خدا کی بادشاہی کا دن نزدیک آئے۔ کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ ہم ہر طرف سے کٹ کر صرف اسی کے ہو جائیں اور اسی کی عبادت کریں۔ تاکہ جب وہ دن آئے تو ہم یہ کہہ کر نکال نہ دیئے جائیں کہ تم نے غیروں کی حکومت کو جلا دیا تھا۔ جاؤ آج تمہارے لیے کوئی راحت نہیں۔ تمہارا ٹھکانہ آگ کے شعلے ہیں اور کوئی نہیں جو تمہارا مددگار ہو اور یہ سزا تمہارے اس جرم کی ہے کہ تم نے آیات الٰہی کو مذاق سمجھا۔ اور دنیا کی زندگی اور اس کے کاموں نے تمہیں دھوکے میں ڈالے رکھا۔ پس آج نہ تو عذاب سے تم نکالے جاؤ گے اور نہ ہی تمہیں اس کا موقع ملے گا کہ توبہ و استغفار کر کے خدا کو منا لو۔ کیوں کہ اس کا وقت تم نے کھو دیا۔ اے خدا کے بندو۔ میں تمہیں اس نازک وقت کے آنے سے پہلے ہدایت کرتا ہوں کہ اپنی روح اور اپنے دل اور اپنی تمام قوتوں اور اپنی تمام خواہشوں کے ساتھ خدائے قدوس کے آگے جھک جاؤ اور اُسی کی عبادت کرو۔^{لہ}"

مدینہ میں حضورِ اکرمؐ کا خطاب:

حمد و ثنا کے بعد:-

" ایہا الناس! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کے حقوق ادا کرو۔ اور اس کے بندوں کے حقوق بھی ادا کرو۔ اور تم کیا جانتے ہو کہ بندوں کے حقوق کیا ہیں؟ یاد رکھو مسلمان کے ہر مسلمان پہ چار حق ہیں۔

لہ خطبات نبوی۔ عام لوگوں کو توحید اور آخرت کی طرف دعوت دی گئی ہے یہ خطبہ ہجرت سے پہلے دیا گیا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے۔ اور جب وہ تکلیف میں ہو تو اس کی اعانت کرے۔ اور جب وہ مر جائے تو اس کی تجہیز و تکفین میں شریک ہو۔ اور جب وہ مدد چاہے تو اس کی دست گیری کرے۔ اور میں قسم کھاتا ہوں اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ کہ کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی مسلمان کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ اور اے مسلمانو! جہاں تک ہو سکے اپنے بھائیوں کی مدد کرو۔ اور آپس میں ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اور ایک دوسرے کا مال غصب نہ کرو۔ اور ایک دوسرے کو بے عزت نہ کرو۔ اور یاد رکھو کسی غریب مسلمان کو نظر حقارت سے دیکھنا سب سے بڑی بُرائی ہے

اور اے حاضرین! تم پر اولاد کے بھی کچھ حقوق ہیں۔

یاد رکھو! جس کے اولاد پیدا ہو اسے چاہیے کہ اس کا نام اچھا رکھے۔

اور اس کی تعلیم و تربیت میں کوشش کرے۔ اور جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کر دے اور کسی رسم کی وجہ سے شادی میں تاخیر نہ کرے۔ کیوں کہ بالغ ہونے کے بعد اگر شادی نہ ہوگی اور اس سے کوئی گناہ سرزد ہوگا تو اس کی ذمہ داری باپ پر عائد ہوگی۔ اور اولاد کو ادب سکھانا اور عقل و تمیز اور تہذیب و شائستگی کی تعلیم دینا زندگی کے فرائض میں سے ایک اہم فرض ہے

اور اے مسلمانو! جب تمہاری اولاد سات برس کی ہو جائے تو اُسے نماز کی تاکید کرو۔ اور جب دس برس کی ہو جائے تو اُسے تنبیہ کرو۔ یہ اس لیے کہ نماز ایک عظیم الشان عبادت ہے۔ اور جو شخص اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتا ہے اس کی روح منور ہو جاتی ہے۔ وہ خدا کے تعلق کے آگے تمام

؎ یہ خطبہ مسلمانوں کے باہمی حقوق کے بارے میں حضرت ابوایوب انصاری کے مکان پر ارشاد فرمایا گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رشتوں کو توڑ ڈالتا ہے۔ اور وہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ اپنے رب کی خوشنودی کے کاموں میں مشغول ہو جاتا ہے۔ اور اپنے مال کو مسکینوں اور محتاجوں کے لیے خرچ کرتا ہے۔ اور جب اس پر کوئی مصیبت آتی ہے تو صبر و استقلال سے کام لیتا ہے۔ اور جب اس کو راحت حاصل ہوتی ہے تو شکر ادا کرتا ہے

اور اے حاضرین! تم پر کچھ ہمسائے کے حقوق بھی ہیں۔ تمہارے رب نے فرمایا ہے۔ کہ اپنے ہمسایوں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آؤ۔ اور ان کو تکلیف نہ دو۔ اور جو شخص اپنے ہمسایوں کو تکالیف دیتا ہے۔ اس کے لیے ذلت دینے والا عذاب تیار ہے۔ اور اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ جس کا ہمسایہ اس کی برائیوں سے محفوظ نہیں ہے۔ اور وہ شخص مومن نہیں ہے جو خود سیر ہو کر کھانا کھائے اور اس کا

ہمسایہ بھوکا رہے۔ اور اگر چند اشخاص تمہارے ہمسائے ہیں تو امداد کا زیادہ مستحق وہ ہے جس کا دروازہ قریب ہے۔ اور اگر کوئی شخص دن بھر نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور رات کو بھی عبادت کرے لیکن اس کے اخلاق اچھے نہ ہوں اور اس کا ہمسایہ اس کے شر سے محفوظ نہ ہو تو وہ دوزخ میں جائے گا۔

اور اے حاضرین! اولاد پر بھی ماں باپ کے کچھ حقوق ہیں۔ تمہارے رب نے فرمایا ہے۔ کہ میرے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اور جب وہ ضعیف ہو جائیں تو ان کے سامنے اُف بھی نہ کرو۔ اور ان سے سخت کلامی نہ کرو۔ اگر ان سے کچھ کہنا سننا ہے تو ادب کے ساتھ آہستہ سے کہو اور ان کے حق میں دعا کرتے رہو کہ اے پروردگار! جس طرح انھوں نے مجھے پرورش کیا ہے اور جس طرح وہ میرے حال پر رحم کرتے رہے ہیں۔ اسی طرح تو بھی ان پر رحم کر۔

اور اے لوگو! حق سبحانہ و تعالےٰ کے نزدیک محبوب ترین عمل یہ ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ والدین کی اطاعت کی جائے ۔ اور ان کو آرام پہنچایا جائے ۔ اور میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ خدا کی رضامندی، باپ کی رضامندی کے ساتھ وابستہ ہے اور خدا کا غصہ باپ کے غصے کے ساتھ وابستہ ہے ۔ والدین کی دل نوازی باعثِ اجرِ عظیم ہے ۔ اور جو شخص اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرتا ہے ۔ اس کے لیے دنیا اور آخرت میں بھلائی ہے ۔ اور جو اپنے والدین کے ساتھ برائی کرتا ہے ۔ اس کے لیے دنیا اور آخرت میں بُرائی ہے ۔ اور میں تمہیں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے والدین کی عزت کرو ۔ اور ان کی خدمت کرو ۔"

مدینہ میں حضور اکرمؐ کا خطاب :

خدا کی تسبیح و تقدیس کے بعد فرمایا[1]

"ایہا الناس! تمہارے رب نے فرمایا ہے کہ اپنا مال نیک کاموں پہ خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو ۔ اور اپنے صدقات کو احسان جتا کر ضائع نہ کرو اور یاد رکھو جو بھلائی تم کرو گے حق سبحانہ تعالیٰ اسے جانتا ہے ۔"

" اور اے حاضرین! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہارا رب تمہارے مال و زر کا محتاج ہے ۔ ہرگز نہیں ۔ وہ مستغنی ہے اور بے نیاز ہے ۔ تم جو کچھ کماتے ہو اپنے فائدے کے لیے کرتے ہو ۔ اور جو شخص اپنا مال لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے وہ بدنصیب ہے ۔"

اور اے حاضرین! جو کچھ میں جانتا ہوں اور دیکھتا ہوں، تم نہیں دیکھتے اور انسان کی زندگی کے اعمال و فرائض میں ایثار و انفاق بہترین عمل ہے ۔

---

[1] یہ خطبہ مدینہ منورہ میں انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت کے بارے میں دیا گیا ہے ۔ غالباً یہ غزوۂ تبوک کے موقعہ کا ہے ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور میں قسم کھاتا ہوں اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ اگر میرے پاس کوہِ احد کے برابر بھی زرِ خالص ہو تو میں خوش ہوں کہ تین شب میں خرچ کر دیا جائے۔ اور اس میں سے کچھ بھی میرے پاس باقی نہ رہے۔

اے لوگو! یہ دنیا امتحان گاہ ہے اور دار العمل بھی۔ تم جیسا کرو گے ویسا پاؤ گے۔ اور عزت و اطمینان ان کے لیے ہے جو خدا کی رضامندی چاہتے ہیں۔

"اور اے حاضرین! خدا کی محبت میں اپنے کو مٹانا یا اس کے کلمے کی بلندی کے لیے اپنی جان کو قضا کے حوالے کرنا افضل ترین عمل ہے۔ اہل ایمان کو چاہیے کہ جب وہ مبتلائے مصائب ہوں اور ان کو طرح طرح کی آفتوں سے سابقہ پڑے تو صبر اختیار کریں کہ یہ بھی ایثار ہے اور جتنی امتیں گزری ہیں سب کی آزمائش ہوئی ہے۔ کیوں کہ خدا کا یہ قانون ہے کہ وہ ایمان داروں کی ہر طرح آزمائش کرتا ہے۔ اور طرح طرح سے ان کا امتحان لیتا ہے۔ کبھی ان کا خوف سے امتحان کرتا ہے کبھی فاقے سے۔ کبھی مال کے نقصان سے اور کبھی جان کے نقصان سے۔ جب بندہ ان آزمائشوں پر پورا اترتا ہے تو اس کے مراتب میں ترقی ہوتی ہے۔"

"اور اے مسلمانو! میں تمہیں ہدایت کرتا ہوں کہ ایثار پسندی اختیار کرو۔ اور خود غرضی سے اپنے آپ کو بچاؤ کہ خود غرضی نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا ہے۔ اور اس بات کو یاد رکھو کہ اول بہتری اس امت کی ایمان اور ایثار پسندی ہے۔ اور اول خرابی اس امت کی خود غرضی اور بے رحمی ہے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزوۂ حنین میں انصار سے خطاب :

"_____ اے گروہ انصار! کیا یہ سچ نہیں ہے کہ تم پہلے گمراہ تھے اللہ نے میرے ذریعے سے تم کو ہدایت کی۔ اور تم منتشر اور پراگندہ تھے۔ اور اللہ نے میرے سبب سے تم میں اتحاد و اتفاق پیدا کیا۔ اور کیا تم مفلس اور نادار نہ تھے۔ پھر اللہ نے میرے ذریعے سے تم کو آسودہ حال کیا۔

آپؐ یہ فرماتے جاتے تھے۔ اور ہر فقرے پر انصار جواب دیتے جاتے تھے۔ کہ اللہ اور اس کے رسول کا احسان سب سے بڑھ کر ہے۔

پھر آپؐ نے اچانک پلٹ کر فرمایا:۔

"_____ لیکن اے انصار! تم یہ جواب کیوں نہیں دیتے۔ کہ اے محمدؐ تجھ کو جب لوگوں نے جھٹلایا تو ہم نے تیری تصدیق کی۔ تجھ کو جب

لہ غزوۂ حنین میں آں حضرتؐ کو جو بے شمار مالِ غنیمت حاصل ہوا تھا اُس کو آپؐ نے جن لوگوں پر تقسیم فرمایا۔ وہ عموماً اہل مکہ اور اکثر جدید الاسلام تھے۔ دراں حالیکہ حنین کے معرکے میں انصار کی خدمات زیادہ نمایاں تھیں۔ اس پر انصار کو اپنے نظر انداز کیے جانے کا رنج ہونا قدرتی بات تھی۔ چنانچہ بعض نے یہاں تک کہہ دیا کہ رسول اللہ نے قریش کو انعام دیا اور ہمیں محروم رکھا۔ حالانکہ ہماری تلوار سے قریش کے خون کے قطرے اب تک ٹپکتے ہیں۔

بعض بولے مشکلات میں ہماری یاد آتی ہے۔ اور انعامات دوسروں کو ملتے ہیں۔

آں حضرتؐ نے یہ چرچا سنا تو انصار کو طلب فرما کر دریافت فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کی نسبت یہ یہ سنا ہے ؟

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے پوچھا کہ یہ کیا واقعہ ہے۔ تو انہوں نے عرض کیا کہ جو کچھ آپ نے سنا ہے وہ صحیح ہے مگر ہمارے سمجھ دار لوگوں میں سے کسی نے بھی یہ نہیں کہا۔ البتہ کچھ نوخیز نوجوانوں نے اس قسم کا اظہار خیال کیا ہے۔ اس پر آپ نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا۔ (ا۔گ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں نے چھوڑ دیا تو ہم نے تمہیں پناہ دی۔ تو مفلس آیا تھا۔ اور ہم نے ہر طرح تمہیں مدد پہنچائی۔ تجھ کو جب لوگوں نے ذلیل کیا تو ہم نے تمہیں عزت دی یہ کہہ کر آپ نے فرمایا:۔

"اے گروہ انصار! تم یہ جواب دیتے جاؤ۔ اور میں یہ کہتا جاؤں گا کہ بے شک تم سچ کہتے ہو (بس حضور کا یہ فرمانا تھا کہ انصار کی شدتِ جذبات سے چیخیں نکل گئیں۔ اور روتے روتے لوگوں کی ہچکیاں بندھ گئیں) اور پھر حضورؐ نے فرمایا ۔۔۔"

"لیکن اے انصار! کیا تم کو یہ پسند نہیں ہے۔ کہ قریش تو اونٹ اور بکریاں اپنے گھروں کو لے کر جائیں اور تم محمدؐ کو اپنے گھر لے جاؤ ۔۔۔"

"۔۔۔ اے انصار! آج تم مجھ سے ناراض ہو۔ خدا کی قسم۔ کوئی کسی راستے میں جائے۔ لیکن میرا راستہ انصار کا راستہ ہے۔ میں ہر حال میں تمہارے ساتھ ہوں اور میری موت و حیات تمہارے ساتھ ہے۔ اس پر انصار بے اختیار چیخ اٹھے۔ اور کہنے لگے کہ ہم دین کے کام کو دنیا کی خواہش سے ملوث کرنا نہیں چاہتے۔ یا رسول اللہ! ہمیں صرف اللہ کا رسول درکار ہے۔ ہمارے لیے اللہ کا رسول کافی ہے۔ ہمارے لیے اللہ کا رسول کافی ہے۔"

صحن کعبہ میں خطاب:

حمد و ثنا کے بعد:۔

"۔۔۔ ایہا الناس! میں تمہیں رحم و کرم کی نصیحت کرتا ہوں۔ اور اچھی بات سے آغاز کرتا ہوں۔ میں جو کچھ کہتا ہوں اسے غور سے سنو۔ میرے رب نے یہ فرمایا ہے کہ مجھے رحم و کرم پسند ہے۔ جو بے رحم ہے وہ میری رحمت سے محروم ہے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ خدا کی رحمت سے محروم ہونا کیسی مصیبت ہے

ل صحیح بخاری جلد ۲ ص فتح مکہ کے بعد کا خطاب ہے جو اخلاقیات اور رحم و کرم سے متعلق ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے اللہ کے بندو! میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ اللہ اس شخص پر رحم نہیں کرے گا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ یعنی اگر تم خدا کی مخلوق پر رحم نہیں کروگے۔ تو خدا بھی تم پر رحم نہیں کرے گا۔ جس کے رحم و کرم کے تم ہر وقت محتاج ہو۔ پس تمہارا فرض ہے کہ لوگوں پر رحم کرو۔ تاکہ تم پر بھی رحم کیا جائے۔ قسم ہے اس خدائے قدوس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جنت میں سوائے رحم کرنے والوں کے کوئی داخل نہ ہوگا۔ اور اس میں ذرا بھی شک نہیں۔ کہ حق سبحانہ وتعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو تکلیف دیتے ہیں۔ اور میرے رب کا یہ فرمان ہے کہ اگر تم میرے رحم کی آرزو رکھتے ہو تو میری مخلوق پر رحم کرو۔"

"اور اے اللہ کے بندو! اس بات کو یاد رکھو کہ نفع رسانی رحم و کرم کا ایک لازمی جزو ہے۔ بے رحم اور سنگ دل آدمی کبھی کسی کو نفع نہیں پہنچا سکتا۔ نفع اسی سے پہنچ سکتا ہے جس کے دل میں رحم و کرم ہے۔ پس یوں سمجھو کہ نفع رسانی رحم دلی کا سب سے بڑا مظاہرہ ہے۔ اور میں چند باتیں مثال کے طور پر بیان کرتا ہوں۔ دیکھو۔ ایک اپاہج بیمار پر رحم اسی طرح ہو سکتا ہے کہ اس کے علاج کا بندوبست کیا جائے اور اس کے کھانے پینے کا انتظام کیا جائے یہ رحم و کرم ہے۔ اور کوئی شخص کسی مصیبت میں گرفتار ہو تو اس کو مصیبت سے نجات دلانا رحم ہے۔ اور ایک راستے سے اذیت دینے والی چیز کا ہٹا دینا بھی رحم ہے۔ اور راستے سے اذیت دینے والی چیز کو وہی شخص ہٹائے گا جس کے دل میں رحم و کرم ہے۔ بے رحم اور ظالم آدمی ایسا نہیں کرسکتا۔ پس تم ظالموں کی تقلید نہ کرو بلکہ رحم دل بن جاؤ۔"

"اور اے لوگو! جو شخص بیوہ عورت اور مسکین کے حق میں کوشش کرتا ہے۔ اور ان کے حال پر رحم کرتا ہے۔ وہ اس شخص کے مانند ہے۔ جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ اور رات کو کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور میں تمہیں ہدایت کرتا ہوں کہ یتیموں پر رحم کرو اور جو تمہاری نگرانی میں ہیں۔ ان کے ساتھ وہی سلوک کرو جو اپنے فرزندوں کے ساتھ کرتے ہو اور اس بات پر یقین کرو کہ جو شخص محض اللہ کے واسطے یتیم کے سر پر مہربانی سے ہاتھ پھیرے گا تو اس کے ہر بال کے عوض میں اس کے لیے بھلائی ہوگی۔ اور اللہ کے نزدیک سب گھروں میں محبوب تر گھر وہ ہے جس میں یتیم کی عزت کی جاتی ہے۔

" اور اے لوگو! بے زبان جانوروں پر بھی رحم کرو۔ جب تم ان کو سفر میں لے جاؤ تو ان پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالو اور ان کے ساتھ انصاف کرو۔ انصاف کرنے کے معنی یہ ہیں کہ جتنا بوجھ وہ سہار سکتے ہیں اس سے زیادہ تکلیف نہ دو۔"

"اور ہر ایک تشنہ جگر کو پانی پلانا ثواب ہے۔ اور جہاں کوئی سایہ دار درخت ہو تو اسے قطع نہ کرو۔ کیوں کہ اس سے مخلوق کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اور میں تالاب اور دریا کو کسی کی ملکیت نہیں سمجھتا۔ جو شخص چاہے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ اور کوئی کسی کو نفع اُٹھانے سے نہیں روک سکتا۔ اور میں تمہیں کہتا ہوں کہ کسی ذی روح کو آگ میں نہ جلاؤ۔ اور کسی کو بے رحمی کے ساتھ نہ مارو۔ اور کسی کے ہاتھ پاؤں اور ناک کان قطع نہ کرو۔ اور جس صحرا میں لوگوں کے جانور چرتے ہیں اس کو برباد کرنا کسی طرح جائز نہیں اور جو اشخاص تمہاری قید میں ہیں ان کے ساتھ بدسلوکی نہ کرو۔ وہ تمہارے بھائی ہیں۔ جو تم کھاتے ہو وہی ان کو کھلاؤ اور جو خود پہنتے ہو وہی ان کو پہناؤ اور جب تم باغیوں سے جنگ کرو تو ان کے بچوں پر رحم کرو۔ اور اپاہج اور معذور لوگوں کی توقیر کرو اور عورتوں پر ہاتھ نہ اٹھاؤ۔ اور اُن کی عصمت کی حفاظت کرو۔ اور دنیا میں جتنے آدمی ہیں وہ سب اللہ کی مخلوق ہیں۔ اور اللہ کے نزدیک وہ محبوب ہے جو اس کی مخلوق کے ساتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھا سلوک کرتا ہے۔ اور وہ آدمی بہتر ہے جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہے اور وہ بدتر ہیں جن سے لوگوں کو فائدہ نہیں پہنچتا۔ اور میں تم سے پھر کہتا ہوں کہ اگر تم خدا کی مخلوق پہ رحم نہیں کرو گے تو خدا بھی تم پہ رحم نہیں کرے گا۔ جس کے رحم کے تم ہر وقت محتاج ہو۔ اور میں نے تم کو خدا کا پیام پہنچا دیا۔ اور اب حاضرین کو یہ چاہیے۔ کہ جو حاضر نہیں ہیں ان کو یہ پیام پہنچا دیں"۔

رحمت عالم کا خطاب :

"اے لوگو[1] ــــــــ خدائے برتر نے مجھے تمام عالم کے لیے رحمت اور پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ میں کل دنیا کے لیے خدا کا رسول بن کر آیا ہوں۔ اس لیے رَبَّ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ کا پیغام تمام دنیا تک پہنچا دینا چاہتا ہوں تاکہ خدا کی حجت پوری ہو جائے۔ اور دعوت ربانی اور پیغام الٰہی سے کائنات کی کوئی جماعت محروم نہ رہے۔

جاؤ! خدا کے بھروسے پر دنیا کے بادشاہوں کو اسلام کا پیغام سنا دو۔ دیکھو! تمہارا وجود اور تمہاری زندگی اللہ کا پیغام اس کے بندوں تک پہنچانے کے لیے وقف ہونی چاہیے۔ خدا کی جنت اس شخص پر حرام ہے جو لوگوں کے معاملات میں شریک رہتا ہے۔ اور ان کو امورِ خیر کی نصیحت و تلقین نہیں کرتا ــــ

---

[1] یہ خطاب فتح مکہ کے بعد کے ایام کا ہے۔ اور حضورؐ کے عالم گیر مشن کی نشان دہی کرتا اور امت مسلمہ کے فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور اکرمؐ کا آخری خطابِ عام

"لوگو! تم اچھی طرح کان دھر کر سنو۔ کیوں کہ نہیں معلوم کہ میں اس سال کے بعد پھر اس جگہ تم سے خطاب کر سکوں۔"

"لوگو! زمانہ اس وقت سے اب تک اپنی گردش میں مصروف ہے۔ جب سے اللہ نے زمین و آسمان بنائے ہیں۔ بارہ مہینوں کا ایک سال ہے۔ ان میں سے چار مہینے حرمت و تعظیم والے مہینے ہیں۔ یہ مہینہ کونسا ہے۔ کیا ذوالحجہ نہیں ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: بے شک وہی ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ شہر کونسا ہے۔ کیا یہ وہی شہر نہیں ہے۔ لوگوں نے کہا۔ بے شک۔ آپ نے فرمایا کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے۔ لوگوں نے کہا۔ بے شک۔ آپ نے فرمایا تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں تم پر حرام ہیں۔ جیسا کہ یہ دن یہ شہر اور یہ مہینہ حرمت والے ہیں۔ تم عن قریب اپنے رب سے جا ملو گے۔ اور اپنے اپنے اعمال کے متعلق پوچھے جاؤ گے۔

سنو! میرے بعد تم گمراہ نہ ہو جانا۔ اور ایک دوسرے کی گردنیں نہ مارتے پھرنا"

"لوگو! اب شیطان جزیرہ عرب میں بتوں کی عبادت سے مایوس ہو چکا

لہ حضور اکرم کا یہ آخری خطاب عام ہے۔ جو ایک لاکھ سے زائد مسلمانوں کے مجمع میں ارشاد فرمایا گیا۔ یہ خطبہ حجۃ الوداع کے نام سے مشہور ہے جس میں حضورؐ نے دنیا کے سامنے اسلام کا منشور پیش فرمایا ہے۔ اور ساری دنیا کے لیے اپنی امت کو حق کی گواہ بنا کر کھڑا کیا ہے۔ یہ خطبہ ۹ ذوالحج کو جبل عرفات پر مراسمِ حج ادا کرنے سے پہلے فرمایا گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔مگر اس کے علاوہ دوسری چیزوں میں اس کو اپنی اطاعتؐ کی توقع ہے

لوگو! میں خیال کرتا ہوں کہ میں اور تم پھر کبھی اس مجلس میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔

ہاں جاہلیت کے تمام دستور میرے قدموں کے نیچے روند دیئے گئے ہیں۔

لوگو! بے شک تمہارا رب ایک ہی ہے۔ تمہارا باپ بھی ایک ہی ہے۔ عربی کو عجمی پر اور سرخ کو سیاہ پر اور سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں۔ مگر تقوٰے کے سبب سے۔

ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ اور سب مسلمان باہم بھائی بھائی ہیں۔

تمہارے غلام، تمہارے غلام۔ جو خود کھاؤ وہی ان کو کھلاؤ جو خود پہنو وہی ان کو پہناؤ۔

جاہلیت کے قتلوں کے تمام جھگڑے ملیامیٹ کیے جاتا ہوں۔ پہلا خون جو اپنے خاندان کا ہے یعنی ابن ربیعہ بن الحارث کا خون جو بنی سعد میں دودھ پیتا تھا اور ہذیل نے اسے مار ڈالا تھا، میں چھوڑتا ہوں۔

جاہلیت کے زمانے کا سود مٹا دیا گیا۔ پہلا سود اپنے خاندان کا جو میں مٹاتا ہوں وہ عباس ابن عبدالمطلب کا سود ہے وہ سب چھوڑتا ہوں[1]۔

"لوگو! اپنی بیویوں کے متعلق اللہ سے ڈرتے رہو۔ خدا کے نام کی ذمہ داری سے تم نے ان کو بیوی بنایا ہے۔ تمہارا حق عورتوں پر اتنا ہے۔ کہ وہ تمہارے بستر پر کسی غیر کو (کہ اس کا آنا تم کو ناگوار ہے) نہ آنے دیں۔ لیکن وہ ایسا کریں تو اُن کو ایسی مار مارو جو تکلیف دہ نہ ہو"

لہ [1] صحیح مسلم۔ ابو داؤد، مسند احمد اور صحیح بخاری۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تم پر عورتوں کا حق یہ ہے کہ اُن کو کھانا دو۔ اور مقدور کے موافق کپڑا دو۔

"لوگو! تمہارا خون اور تمہارا مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر ایسی ہی محترم ہیں جیسا کہ تم آج کے دن کی۔ اس شہر کی اور اس مہینے کی حرمت کرتے ہو۔ لوگو! تمہیں عنقریب خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی بابت سوال کرے گا۔"

"میں تم میں ایک چیز چھوڑتا ہوں۔ اگر تم نے اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ تو گمراہ نہ ہوگے۔ اور وہ ہے اللہ کی کتاب (قرآن)

"خدا نے ہر حق دار کو از روئے وراثت اس کا حق دے دیا ہے اب وارث کے حق میں کوئی وصیت جائز نہیں۔"

"بچہ اسی کا ہے۔ جس کے بستر پر پیدا ہوا۔ زنا کار کے لیے پتھر اور کنکر ہیں۔ اور ان کا حساب خدا کے ذمہ ہے۔"

"جو لڑکا اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کے نسب کا دعویٰ کرے۔" اور جو غلام اپنے مولیٰ کے سوا کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے اس پر خدا کی لعنت۔

"ہاں کسی عورت کو اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ دینا جائز نہیں۔ قرض ادا کیا جائے۔ عاریت واپس کی جائے عطیہ لوٹایا جائے۔ ضامن تاوان کا ذمہ دار ہے۔"

"لوگو! نہ میرے بعد کوئی اور پیغمبر ہے اور نہ جدید امت پیدا ہونے والی ہے۔ خوب سن لو کہ اپنے پروردگار کی پنج گانہ نماز ادا کرو۔ سال میں ایک مہینہ رمضان کے روزے رکھو۔ اپنے اپنے مالوں کی زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ ادا کرو۔ خانۂ خدا کا حج کرو۔ اور اپنے امراء (حکام) کی اطاعت کرو جس کی جزا یہ ہے کہ تم اپنے رب کی جنت میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داخل ہو گئے۔

"تم سے خدا کے ہاں میرے متعلق سوال کیا جائے گا تم کیا جواب دو گے"؟۔

(صحابہ کرام نے جواب دیا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے اللہ کے احکامات پہنچا دیئے ہیں (ہم گواہی دیتے ہیں) کہ آپ نے رسالت اور نبوت کا حق ادا کر دیا۔ اور آپ نے ہم کو نصیحت و خیر خواہی کا حق ادا کر دیا)۔

اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشت شہادت کو اُٹھایا آپ آسمان کی طرف انگلی کو اُٹھاتے تھے اور پھر لوگوں کی طرف جھکاتے اور فرماتے تھے) اے خدا گواہ رہ، اے خدا گواہ رہ۔ اے خدا گواہ رہ۔

"جو لوگ موجود ہیں ان لوگوں کو جو موجود نہیں ہیں اس کی تبلیغ کرتے رہیں۔ ممکن ہے کہ بعض سامعین سے وہ لوگ زیادہ بہتر ان احکامات کو محفوظ رکھیں۔ جن تک تبلیغ کی جائے گی"۔

"آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے کامل کر دیا ہے۔ اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا۔ اور میں نے تمہارے لیے دین اسلام پسند کر لیا ہے"۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا خطبۂ جمعہ:

رسولِ خدا نے مدینہ میں داخل ہونے کے بعد وہاں کے پہلے جمعہ میں مندرجہ ذیل خطبہ ارشاد فرمایا:[1]

"تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ میں اس کی تعریف کرتا ہوں اور اسی سے مدد اور بخشش اور رہنمائی چاہتا ہوں۔ میرا ایمان اسی پر ہے۔ میں اس کی نافرمانی نہیں کرتا اور نافرمانی کرنے والوں سے عداوت رکھتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ سوا خدا کے کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ وہ یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ محمدؐ اس کے بندے اور رسولؐ ہیں جن کو اس نے ہدایت، نور اور نصیحت دے کر اس وقت بھیجا جب مدتوں سے نبیوں کی آمد کا سلسلہ بند تھا، علم گھٹ گیا تھا اور لوگ گمراہ ہو گئے تھے، طویل عرصہ گزر گیا تھا، قیامت قریب تھی اور اجل سر پر منڈلا رہی تھی۔ جس نے خدا اور رسول کی اطاعت کی وہ کامیاب ہوا اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہی گمراہ ہوا، درجہ سے گرا اور دُور کی گمراہی میں مبتلا ہوا۔

میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور بہترین تاکید وہ ہے جو ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو آخرت کے لیے آمادہ کرے اور اللہ سے ڈرنے کا حکم دے۔ حق تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ جیسے کہ خود اس نے تمھیں اپنی ذات سے ڈرتے رہنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ نہ تو اس سے بڑھ کر کوئی نصیحت ہے نہ اس سے افضل کوئی ذکر ہے۔ جان لو کہ آخرت کی جن بھلائیوں کے تم اُمّیدوار ہو وہ سب موقوف ہیں اُن نیک اعمال پر جو تم خوفِ خدا اور تقویٰ سے بجا لاؤ اور جو شخص صرف رضائے الٰہی کی جستجو میں اپنے ان تمام کاموں

---

[1] ماخوذ از طبری، قرطبی اور مواہب للدنیہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ارادوں کی اصلاح کرلے جو اس کے اور خدا کے درمیان ہیں خواہ وہ پوشیدہ امور ہوں، خواہ ظاہری، تو رب العالمین اسے دُنیا میں نیک نام نیک انجام کردے گا اور آخرت میں بھی اُسے نیکیوں کا ذخیرہ عطا فرمائے گا۔ یہی وہ وقت ہوگا جب انسان اپنی نیکیوں کا سخت تر محتاج ہوگا اور نیکیوں کے سوا اور اعمال سے اسے اس روز اس قدر نفرت ہوگی کہ کہے گا کاش کہ میرے اور ان نکمے اعمال کے درمیان بے حد و غایت فاصلہ اور دُوری ہوتی۔ جناب باری تبارک و تعالیٰ تمھیں خود اپنی ذاتِ گرامی سے ڈرا رہا ہے۔ اللہ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے۔ جس نے اس کی بات کو سچ جانا اور اس کا وعدہ پورا کیا اس کے لیے اس کے خلاف نہ کیا جائے گا کیونکہ اللہ عزّ و جل کا فرمان ہے کہ میرے ہاں کی باتیں بدلتی نہیں، اور نہ میں اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا ہوں۔ پس اللہ رب العزّت سے ڈرو، دُنیوی معاملات میں بھی اور اُخروی معاملات میں بھی، پوشیدہ بھی اور اعلانیہ بھی۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ سے جو ڈرے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمادے گا اور اس کے اجر کو بڑھادے گا۔ جو اللہ سے ڈرا اس نے عظیم کامیابی حاصل کرلی۔ اللہ کا ڈر، اس کی بیزاری، اس کے عذاب اور اس کی ناراضگی کو دُور کردیتا ہے اور اللہ کا ڈر چہرے کو منوّر کردیتا ہے، رب کو راضی کردیتا ہے درجات کو بلند کردیتا ہے اپنا حصّہ لے لو۔ خدا کی قربت حاصل کرنے میں کمی نہ کرو۔ اس نے اپنی پاک کتاب تمھیں سکھادی۔ تمھارے لیے ہدایت کا راستہ کھول دیا، تاکہ وہ جان لے کہ سچے کون ہیں اور جھوٹے کون ہیں۔ جس طرح خدا نے تمھارے ساتھ احسان و سلوک کیا ہے تم بھی احسان و سلوک کا رویّہ اختیار کرو۔ اللہ کے دشمنوں سے دشمنی رکھو۔ راہِ خدا میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔ اسی نے تمھیں برگزیدہ بنایا ہے، اسی نے تمھارا نام مسلم رکھا ہے تاکہ ہر ہلاک ہونے والا دلائل دیکھ لینے کے بعد ہلاک ہو اور ہر زندگی حاصل کرنے والا بھی دلائل کے ساتھ زندہ رہے۔ قوّت صرف اللہ ہی کی ہے۔ اللہ کا ذکر بکثرت کیا کرو۔ موت کے بعد کام آئیں وہ اعمال کرلو جو اللہ تعالیٰ کے اور اپنے درمیان کے تعلّقات سنوار لے گا تو اللہ تعالےٰ اس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور لوگوں کے تعلّقات سنوار دے گا کیونکہ خدائے بزرگ و برتر کی لوگوں پر چلتی ہے، لوگوں کی اس پر نہیں چلتی۔ وہ تمام مخلوق پر حاکم اور سب کا مالک ہے، مگر وہ اس کی کسی چیز پر اختیار نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور تمام قوتیں اور طاقتیں اسی خدائے بزرگ و برتر کی ہیں۔"

خطبۂ غزوۂ تبوک :

سنہ ۹ ھ ہجری میں غزوۂ تبوک پیش آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم تیس ہزار صحابہؓ کو ساتھ لے کر تبوک کے مقام پر پہنچے اور مجاہدین کے سامنے حسب ذیل خطبہ[له] ارشاد فرمایا:

"سب سے زیادہ سچی بات کتابِ خدا قرآن کریم ہے اور سب سے مضبوط سہارا تقویٰ کا کلمہ ہے۔ سب سے بہتر ملت، ملتِ ابراہیمی ہے۔ سب طریقوں سے بہترین طریقہ خدا کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کا طریقہ ہے۔ تمام باتوں میں بہتر بات اللہ کا ذکر ہے۔ سب قصوں میں سے بہتر یہ قرآن ہے۔ بہترین کام وہ ہیں جو انسان پوری تن دہی اور عزم راسخ سے کرے اور بدترین کام وہ ہیں (جو دینِ خدا میں) از خود وضع کر لیے جائیں۔ تمام راہوں میں سب سے عمدہ راہ پیغمبروں کی راہ ہے۔ سب سے بہتر موت جامِ شہادت پینا ہے۔ سب سے بُرا نابیناپن، ہدایت کے بعد گمراہی ہے۔ بہتر عمل وہ ہے جو نفع دے اور بہتر ہدایت وہ ہے جس پر عمل کیا جائے، بدترین اندھاپن دل کا اندھاپن ہے۔ اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ جو چیز کم ہو مگر کافی ہو وہ اس سے بہتر ہے جو ہو تو زیادہ مگر غافل کرنے والی ہو۔ بدترین معذرت موت کے وقت کی معذرت ہے۔ بدترین ندامت قیامت کے دن ہوگی۔ سُنو! بعض ایسے لوگ ہیں جو بہت دیر کر کے جمعہ میں آتے ہیں ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو خدا کا ذکر لاتعلّقی سے

له ماخوذ از زاد المعاد۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں ۔ بڑے بڑے گناہوں میں سے ایک جھوٹی زبان ہے ۔ بہترین تونگری دل کی تونگری ہے ۔ اصلی کارآمد توشہ تقویٰ ہے ۔ دانائیوں کا سرتاج اللہ عزّ وجل کا ڈر ہے ۔ دلوں کی سب سے پسندیدہ چیز یقین ہے ۔ شک کفر کا ایک جزو ہے ۔ میّت پر چیخنا چلّانا جاہلیت کا عمل ہے ۔ خیانت دوزخ کی آگ ہے ۔ شراب کا پینا دوزخ کی آگ سے داغے جانے کے مترادف ہے ۔ (بُرے) شعر ابلیس کی طرف سے ہیں ۔ شراب تمام گناہوں کا منبع ہے ۔ سب سے بُری خوراک یتیم کا مال ہے ۔ سعادت مند انسان وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے اور بدنصیب انسان وہ ہے جو ماں کے پیٹ میں ہی بُرا لکھ دیا گیا ہو ۔ تم میں سے ہر ایک کو چار ہاتھ کے گڑھے میں جانا ہے اور معاملہ آخرت پر منحصر ہوگا ۔ عمل کا مدار انجام کار پر ہوگا ۔ سب سے بُرا خواب جھوٹا خواب ہے ۔ ہر آنے والی چیز قریب ہے ۔ مومن کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے ۔ اس کا گوشت کھانا (اس کی غیبت کرنا) خدا کی نافرمانی ہے ۔ اس کے مال کی حرمت اس کے خون کی حرمت کی طرح ہے ۔ جو اللہ کے مقابلے میں قسم کھائے گا اور اس کو جھٹلا دے گا ، جو (دوسروں کی خطائیں) بخش دے گا اسے بخش دیا جائے گا ۔ جو (دوسروں کو) معاف کر دے گا اللہ اس کے گناہ معاف کر دے گا ، جو غصّہ پی جائے گا اللہ اسے اس کا اجر دے گا ، جو مصیبت پر صبر کرے گا اللہ اسے اس کا بدلہ دے گا ، جو سُنی سُنائی باتیں پھیلائے گا اللہ اس کو رُسوا کرے گا ۔ جو شخص تکلیف سے صبر ظاہر کرے گا اللہ اس کی تکلیف کو بڑھا دے گا اور جو اللہ کی نافرمانی کرے گا ، اللہ اس کو عذاب دے گا ۔ میں اللہ سے مغفرت کا طلبگار ہوں ، میں اللہ سے مغفرت کا طلبگار ہوں ، میں اللہ سے مغفرت کا طلب گار ہوں ۔"

مخبرِ صادق :

مندرجہ ذیل خطبہ[1] نبوّت کے ابتدائی دَور کا ہے جو قریشِ مکّہ کے سامنے دیا گیا ۔

---

[1] ماخوذ از جمہرۃ الخطب ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حمد و ثنا کے بعد آپؐ نے فرمایا:

"قافلے کا سالار اپنے ہی ساتھیوں کو جھوٹی خبر کبھی نہیں دیتا۔ خدا کی قسم، اگر میں سب لوگوں سے جھوٹ کہنے پر تیار ہو جاتا تب بھی تم سے خلافِ واقعہ بات نہ کرتا۔ اور اگر سب لوگوں کو دھوکا دینے پر بھی آمادہ ہوتا تو تم کو ہرگز دھوکے میں نہ ڈالتا۔ اُس خدا کی قسم جو وحدہٗ لاشریک ہے کہ میں تمھاری طرف خصوصاً اور باقی تمام لوگوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ بخدا تم کو ضرور ایک دن مرجانا ہے بالکل اس طرح جیسا کہ روز سوتے ہو، اور پھر بلاشبہ زندہ ہونا ہے جیسا کہ روز خواب سے بیدار ہوتے ہو اور تمھارے اعمال کا ضرور محاسبہ ہوگا۔ نیکی کا بدلہ نیکی اور برائی کا بدلہ برائی مل کر رہے گا۔ اس وقت یا ہمیشہ کے لیے جنّت ملے گی یا ابدی جہنّم۔"

احساسِ آخرت:

رسولِ خدا مکّہ سے ہجرت کرکے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ مدینہ میں وارد ہونے سے پہلے قبا میں قیام فرمایا، اور یہاں ایک مسجد کی بنیاد رکھی۔ پھر یہاں سے روانہ ہو کر قبیلہ بنو سالم بن عوف کے ہاں بطنِ وادی میں قیام پذیر ہوئے۔ حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰنؓ کا بیان ہے کہ ذیل کا خطبہ[لہ] یہیں ارشاد فرمایا:

"اے لوگو! مرنے سے پہلے اپنے لیے کچھ سامان کرو۔ تم کو معلوم ہو جائے گا، بخدا تم میں سے ہر ایک شخص پر موت کی بے ہوشی طاری ہو جائے گی۔ اور اپنی بکریوں (مال مویشی) کو بغیر نگہبان کے چھوڑ جائے گا۔ پھر خدا اس سے پوچھے گا جس کو نہ ترجمان کی ضرورت ہے نہ دربان کی حاجت۔ کیا میرے رسُول نے آکر تھیں میرے احکام نہیں پہنچائے تھے اور میں

لہ ماخوذ از زاد المعاد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے تم کو دولت نہیں دی تھی اور اپنے فضل و کرم سے نوازا نہیں تھا؟ پس بتاؤ تم نے اپنے لیے کیا آگے بھیجا ہے؟ اُس وقت وہ حیران ہو کر دائیں بائیں دیکھے گا کچھ نظر نہ آئے گا۔ پھر سامنے کی طرف آنکھ اُٹھائے گا تو صرف دوزخ ہی دکھائی دے گا۔ پس جس کو توفیق ہو وہ اپنے آپ کو اس آگ سے بچالے، گو کھجور کے ایک ٹکڑے ہی سے کیوں نہ ہو۔ اور جس کو یہ بھی میسّر نہ ہو تو اچھی بات کہہ کر اپنے آپ کو عذابِ الٰہی سے بچالے۔ کیونکہ ایک نیکی کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سَو تک دیا جائے گا۔ والسّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔"

خدا کی پناہ:

حضرت عبداللہ ابنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک بار رسُولِ خداؐ نے مندرجہ ذیل خطبہ[1] ارشاد فرمایا:

"اے گروہِ مہاجرین! مَیں خدا سے تمھارے لیے پانچ باتوں میں پڑنے سے پناہ مانگتا ہوں۔ جب کسی قوم میں برملا فحش کام ہونے لگتے ہیں تو وہ لوگ طاعون اور دوسری ایسی گوناگوں بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں جن سے ان کے اسلاف محض ناآشنا اور بے خبر تھے۔ اور جب کوئی قوم ناپ تول میں کمی کرنے لگتی ہے تو وہ قحط سالی، سخت مصائب اور حکمرانوں کے مظالم میں پھنس جاتی ہے۔ اور جب کوئی قوم زکوٰۃ ادا نہیں کرتی تو ان پر بارش بند ہو جاتی ہے۔ اگر ان کے چوپائے نہ ہوں تو ان پر مینہ کی ایک بُوند بھی نہ برسے۔ اور جب کوئی قوم اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ عہد شکنی کرتی ہے تو اللہ ان پر دشمن مسلّط کر دیتا ہے جو ان کے اموال چھین لیتا ہے اور جب کسی ملک کے حکّام احکامِ خداوندی کے مطابق فیصلے کرنا چھوڑ دیتے ہیں اور احکامِ خداوندی میں اپنی مرضی برتتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قوم میں لڑائی ڈال دیتا ہے۔"

---

[1] ماخوذ از ابنِ ماجہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

297.648
گ 118 خ
19290-EU-64

ادارہ ترجمان القرآن (پرائیویٹ) لمیٹڈ
اُردو بازار، لاہور